

اغراض و مقاصد

- (۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
- (۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دین و دنیوی خدمات کرنا۔
- (۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔
- قواعد و ضوابط
- (۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
- (۲) جو اہل کے لئے جو ابلی کارڈ یا حکٹ آنا چاہئے۔
- (۳) مضامین مرسلہ بشرط پند مکت درج ہوگی
- (۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
- (۵) بیریگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۲

بسم الله الرحمن الرحيم

نمبر ۲۵



مسئول
مدیر

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

ابوالوفاء
ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ غلہ
رؤساد جاگیرداران سے ۶
عام خریداران سے ۵
ششماہی ۴
مالک غیر سے سالانہ ۱۰ اشٹک
نی پرچہ ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جلد خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا
ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)
مالک اخبار اہل حدیث امرتسر
ہونی چاہئے۔

امرتسر، جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

۱	اخبار اہل حدیث
۲	انتخاب الاخبار
۳	ولایت پر بہتان
۴	قادیانی مشن
۵	پختہ راجہ دام صاحب شاستری کو چیلنج
۶	عرس نامہ شاکر
۷	وید درشن
۸	دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ خیز
۹	ٹڈاکہ علیہ بابت فوٹو گرافی
۱۰	اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان
۱۱	متفرقات
۱۲	اشتہارات

اخبار اہل حدیث

(از مولوی عبدالکلیم صاحب آزاد مظفر پور مولانا نگری مدرسین عام مشن)

مذہب اہل حدیث اے منظر شان حدیث
جان و دل سے پیروی کرتا ہے احمد کی سہی
آتا ہے میدان حق میں جب کہی یہ جنگ کو
خضم اسکا عہد پر اپنے نہ رہتا ہے کہی
ہیں مناظر شیر پنجاب اور فاتح قادیان
حکیم احمد سے کہی باہر نہ ہو آزاد تو
کیونکہ کہتا ہے برا ہر شخص نافرمان کو

تو نے ردشن کر دیا دین نبی کی شان کو
سامنے رکھتا ہے اُنکے فعل اور فرمان کو
توڑ دیتا ہے یہ اپنے خصم کے برہان کو
مستقل رکھتا ہے اپنے عہد کو پیمان کو
آپ نے پورا کیا ہر خصم کے ارمان کو

67552

مولانا رشید احمد نگری دفتر ۱۰۰، سائٹ ۲۰، امرتسر۔ قیمت ہر کپی ۲۰ روپے۔

انتخاب الاخبار

مقامی حالات | بلدیہ امرتسر کے فلک پیدائش و اموات کی رپورٹ منظر ہے۔ ۲۱۔ اگست سے ۳۰۔ اگست تک ۳۳۶ بچے پیدا ہوئے اور ۲۵۸ مر گئے۔ جن میں سے صرف ایک موت ہیضہ سے واقع ہوئی۔

بلدیہ کے ایک اجلاس میں سپرنٹنڈنٹ میونسپل مدارس کا معاملہ پیش ہوا۔ چونکہ مذکورہ فلک کی ہایت انگریز ممبران کو شکاوت تھی اس لئے انگریزوں کو اس صاحب سے موصوت کو معطل کرنے کی پرزور درخواست کی گئی۔

امرتسر، سیالکوٹ اور گورداسپور کے ضلع میں نکلے زنی قوم کو ذراعت پیشہ قرار دیا گیا ہے۔

امرتسر میں چند دنوں سے گرمی پھر زوروں پر ہو گئی ہے۔ لوگ بارش کے لئے بیتاب ہیں۔

ناندرین باران رحمت کے لئے دعا کریں۔

پنجاب و ہندوستان | حضور نظام حیدر آباد دکن مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے چانسلر مقرر ہو گئے ہیں۔

نئی دہلی کی اطلاع منظر ہے کہ دادی گندب میں آزاد سرحدی قبائل افغانان اور سرکاری افواج میں تصادم ہو جانے سے قبائل کے چالیس افراد ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے اور سرکاری افواج کے پانچ سپاہی ہلاک اور ۲۱ زخمی ہوئے۔

بنگال کونسل نے مزید تین سال کے لئے مقامی گورنمنٹ کو خاص اختیارات دیدئے ہیں۔

راولپنڈی میں شہید گنج کافر نس ختم ہو گئی ہے اس کی صدارت پیر جماعت علی شاہ صاحب علیپوری نے کی تھی قرار پایا کہ تمام امکانی طریقوں سے جن میں سول نافرمانی بھی شامل ہو سبھی شہید گنج واپس لی جائے اس ضمن میں صدر موصوت کو پہلا ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا ہے اور ان کو اختیار دیا گیا کہ جب چاہیں سول نافرمانی شروع کر دیں۔

بہٹی سے ۳۱۔ اگست کو ۱۔ کروڑ ۱۱ لاکھ ۵۹ ہزار ۹۵۹ روپیہ کا سونا غیر مالک کو بھیجا گیا ہے

بیرونی ممالک | جاپان میں ایک نئی وبا نمودار ہوئی ہے جس سے مرین کو پہلے غنودگی ہوتی ہے پھر کھانا پینا چھوٹ جاتا ہے اور حلق خشک ہو جاتا ہے صرف ٹوکیو میں اس وبا کے ۱۱۱ کیس ہوئے ہیں جن میں سے ۵۶۔ اموات واقع ہو گئیں۔

منگل ٹوکیو میں کثرت باران کے باعث زبردست سیلاب آیا۔ آٹھ ہزار مکانات زیر آب اور تین ہزار افراد غامناں برباد ہو گئے مالی نقصان بہت ہوا ہے۔

ملکہ: مجیم بادشاہ کے ہمراہ موٹو میں سیر کر رہی تھیں۔ موٹو بے بس ہو کر درخت سے لگا گئی۔ جس سے ملکہ کی موت واقع ہو گئی۔ اور بادشاہ مجروح ہوئے۔

ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم کے تیسرے بیٹے ڈپوک آف گلاسٹریک نبت الائنس موٹو ڈگلس سکاٹ سے ہو گئی ہے۔

سولینی ڈکٹیٹر اٹلی نے اعلان کر دیا ہے کہ اگر جینو میں اٹلی کے خلاف ہیرسوینہ بند کر دینے کا فیصلہ ہو گیا تو اٹلی جمعیت اقوام سے علیحدہ ہو جائیگا۔ اور جو حکومت بندش کا معاملہ چھیڑے گی اس سے جنگ کریگا جس میں ایک کروڑ جاہل ضائع ہوگی۔ نیز اس نے دو لاکھ زچوانوں کی بھرتی کا اعلان کر دیا ہے۔

حال ہی فرانس اور اٹلی میں ایک خفیہ معاہدہ ہوا ہے جس کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر نازیوں نے آسٹریا میں کوئی شورش کی تو فرانس اٹلی کی امداد کریگا اور وہی سینیٹ میں جنگ کی صورت میں فرانس اٹلی کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے گا۔

لندن دفتر خارجہ حکومت برطانیہ کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے کہ تمام برطانوی رعایا کو اٹلی یا ابیٹینیا کی فوج میں بھرتی ہونے کی ممانعت کی گئی ہے خلاف ورزی کرنے والے کو دو سال قید اور پانچ سو پونڈ جرمانہ کیا جائیگا۔

مضامین آمدہ | منشی محمد عبداللہ معمار ۳۳ عدد۔ ۱۰ شدتہ۔ مسلمانان چنلو۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل۔ فرخ حسین۔ شیخ قاسم علی۔ سید امیر شاہ جیلانی۔ غیر مقبولہ | نقض عہد۔ معیار نبوت۔ سورہ بقرہ کی تفسیر اور گائے کی اہمیت۔

(بقیہ مضمون از صلا)

کیا اچھا ہوتا کہ مرحوم کے ورثا اس سکول کو خود لے لیتے اور اس سکول کا نام عبد الرحمن اہل حدیث اہل سکول رکھ دیتے تو مرحوم کا نام بھی ہمیشہ روشن رہتا اور جنت اہل حدیث کی ضرورت بھی پوری ہو جاتی اور یہ جنت بھی زندہ جماعتوں میں شمار ہوتی۔ درنہ چندہ لینے وقت برادران یوسف سبز بلخ دکھا کر چندہ لے لیتے ہیں اور جب کام نکل جاتا ہے تو پھر کسی اہل حدیث کو نہیں پوچھتے پس اس نوع سے دونوں فائدہ اٹھانا چاہئے۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ مرحوم نے حضرت مولانا ابو الوفاء صاحب مظاہر کی معرفت اہل حدیث کا نفرنس کو دعوت دی تھی کہ اپنا آئندہ اجلاس بنا اس میں کہیں کہیں نے بیت ہی شکر یہ سے اس دعوت کو قبول کر لیا تھا۔ مرحوم کی طویل علالت نے کانفرنس کا اجلاس نہ ہونے دیا اور کانفرنس نے کسی اور مقام پر بھی اپنا اجلاس نہیں کیا۔ انیس کہ اب مرحوم ہم میں نہیں ہیں کہ اپنے وعدہ کو پورا کریں۔ ساتھ ہی اسکے خوشی بھی ہے کہ مرحوم کے بچے جانین موجود ہیں۔ بس کیا ہی اچھا ہوتا کہ مرحوم کے ورثا اس دعوت کو تکمیل تک پہنچانے مجھے یقین ہے کہ مرحوم کے ورثا کانفرنس اہل حدیث کے اجلاس کے بنام میں منعقد کرانے کے سلسلہ میں جو کچھ کریں گے ان سب کا ثواب مرحوم کو پہنچا اور مرحوم کی روح شاد کام ہوگی۔ مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے توجہ و سنت کی اشاعت سے بڑھ کر اور کیا کام ہو سکتا ہے۔ مجھے پوری امید ہے کہ میری ان دونوں گزارشوں پر مرحوم کے ورثا ضرور غور فرمائیں گے۔ جماعت اہل حدیث نتیجہ کی منتظر ہے۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ

دایک خادم جماعت اہل حدیث از ضلع مراد آباد

آہ! عبد الحلیم ناظم مرحوم | مولوی عبد الحلیم ناظم حدیثی مدیر محدث جوکل دنیا میں سرگرم عمل تھے ۲۲۔ اگست ۱۳۵۳ء کو خدا کی رحمت کی آغوش میں پہلے گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مرحوم خوش خلق، زندہ دل اور ادیب و فطرتی شاعر تھے۔ عمر صرف ۲۴ سال کی تھی۔ اس کم سنی کے باوجود روحانیہ کے مدرس، محدث کے مدیر، فائدہ کے نائب مدیر تھے۔ باوجود

جدید انگلش پیر کے مطالعہ سے بہت جلد انگریزی (۲) پڑھنی آجاتی ہے۔ قیمت پندرہ روپے (حدیث)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اہلحدیث

۴۔ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ

وہابیت پر بہتان

(۴)

گذشتہ پرچے میں اس سلسلہ کا نمبر ۲۴ ختم ہوا ہے۔ آج نمبر ۲۵ سے شروع ہوتا ہے۔

اعتراف ۲۵ { تناء اللہ دہابی زکای مجتہد صاحب فرماتے ہیں۔ فرشتوں کا وجود نہیں فرشتے چونکہ مجردات ہیں۔ اس لئے ان کے پروں سے ان کے قوی مراد ہیں۔

رسالہ ترک اسلام ۱۳۹۰ سطر ۲۱ نمبر ۸۶ مطبوعہ اہلحدیث۔ یہی وجہ ہے کہ یہ شخص

سراج امت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ جیسے پاکبان اور ماہرین قرآن و حدیث و اصحاب کشف

جیسے بزرگوں کی تقلید اور ان پر قرآنی و حدیثی تحقیق میں اعتبار و حسن ظن کی تردید

کیا کرتا ہے اور ان سے بدظن کرنے کی کوشش کیا کرتا ہے۔ تاکہ پھر قرآن و حدیث

میں اپنے طبع زاد ڈھکوسلے منازکے جیسے کہ مرزا علیہ ما علیہ نے کیا۔ اور اگر سلف پر اعتماد

اور ان کی تقلید دنیا میں رہ گئی تو پھر ان کی طمانہ تفسیریں ٹھکرادی جائیگی

جواب ۲۵ { ائمہ کرام خصوصاً امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے توہم کو دلی محبت ہے۔ مگر تمہارے جیسے دروغ بانوں نے ان ائمہ کرام کو بھی بدنام کر دیا ہے۔ شرک و بدعت

کی رسومات میں تو تم کو پلاڈ زردہ اور مٹھائی کھانے کو ملتی ہوگی جھوٹ بولنے اور افترا کرنے میں تم کو کیا ملتا ہے۔ مجاہد سعاد (عربیہ) کا عاشق اس کے مواجید کا ذبہ سے تنگ آکر کہہ اٹھا تھا

ماموا عیدھا الالاباطیل

{ اس کے وعدے سارے جھوٹ ہوتے ہیں }

یہی حال اس الدالخصام پارٹی کا ہے ان کو مطلق خدا کا خوف نہیں، مخلوق سے شرم نہیں کہ ہم جھوٹ بول کر

کسی ذریعہ یا شخص کو بدنام کرتے ہیں۔ حقیقت کھل جانے پر رسوائی کس کی ہوگی۔ دیکھو تم نے ترک اسلام کے

جس نمبر کا حوالہ دیا ہے اس میں فرشتوں کے انکار کی بجائے یوں لکھا ہوا ملتا ہے۔

بے شک قرآن شریف میں فرشتوں کا ذکر ہے روحانیت کا سلسلہ جو خدا نے پیدا کیا ہے اس میں

ایک نوع فرشتوں کی بھی ہے۔ (جواب ۲۵) ناظرین! اللہ اس عبارت کو دیکھ کر بتائیے کہ یہ

فرشتوں کا انکار ہے یا اقرار۔ کیا اس کے بعد ہمیں بھی اجازت ہوگی کہ اس ٹریکیٹ نویس کو مخاطب کر کے کہیں

سے انت کو یہ الوجہ مستقیم الکذب اعتراف ۲۶ { گدھایا سوز اگر

کان نمک میں گر کر نمک ہو جائیں تو وہ

نمک پاک ہے۔ اور اس کا کھانا بھی حلال ہے۔ کتاب نزل ابرار و ذنہ نقل از اخبار الفقہ مورخہ ۵ سلسلہ ۱۔ مگر ہم پر جو اس قسم کا دہائیہ الزام لگاتے ہیں وہ ان کی جہالت ہے۔ بلکہ وہاں اگر ہے تو دہائیہ کا مذہب بیان کیا ہوا ہے۔ جیسے کہ ان کتابوں سے ثابت ہو رہا ہے۔ لہذا دہائیہ بتائیں کہ تمہارے بڑوں نے اس مسئلہ میں کس آنت و حدیث سے سند لی۔ اور اگر غلطی کی تو تقلید چھوڑنے میں کون سا نفع ہوا؟

جواب ۲۶ { کہتے ہیں کسی ملک میں نکلے (نمک کے) لوگ بہتے تھے۔ سالم ناک والوں کی ایک جماعت ان کے ہاں چلی گئی۔ نمکوں نے قبل اس کے کہ ان کو وطن دیا

جاتا سالم ناک والوں کو ناک، ناکو کہہ کر چھڑنا شروع کیا۔ یہی حال ہمارے معزز مخاطب کا ہے۔ اخبار الفقہ

{ جو خود اسی کا بھائی بلکہ اسی کی زبان ہے } سے اقتباس لیکر پیش بندی کرتا ہوا کہتا ہے کہ ہمارے ہاں جو ایسے

مسائل ہیں وہ دہائیہ کا مذہب ہے۔ اللہ! اللہ! کیسی ہوشیاری سے بکف چراغ داشتہ چل رہے ہیں

اس لئے ہم ایک ایسی کتاب کا حوالہ دیتے ہیں وہ اگر ہماری ہے تو ہم خوشی سے اسے قبول کرنے کو تیار ہیں مگر

یاد رکھنا اگر وہ کتاب ہماری ہوگئی تو ہم ہمیشہ ہمارے دست نگر رہو گے۔ سنئے! وہ کتاب درمختار ہے جو

فقہ حنفیہ کا مستند فتاویٰ ہے۔ اس میں یہ مسائل لکھے ہیں الفاظ سننا چاہو تو سنو!

دلائل کان حمار آگدھایا خنزیر وغیرہ کان نمک اور خنزیراً میں گر کر نمک ہو جائے وہ نجس

(باب الابناس) نہیں۔ تم جانتے ہو اگر نہیں جانتے تو کسی جاننے والے سے

پوچھ لو کہ درمختار نزل الابرار سے مدیاں پہلے کی تصنیف ہے اور وہ حنفی مذہب کی مستند کتاب ہے۔

اعتراف ۲۷ { مقلدین کو نماز میں امام نہ بنایا جائے۔ چونکہ تقلید شرک ہے

پرچہ اہلحدیث تناء اللہ ۱۳

اہلحدیث کا مذہب - حضرت ابو ہریرہؓ پر تیار ہوا اہلحدیث امرتسر

جواب ۲۷ { ناظرین! اس ظالم کی چالاکی اور دورنگی دیکھئے کہ پہلے نمبر ۱ میں لکھا آیا ہے کہ اخبار الہدیت کا ایڈیٹر مشرک ہندو کے پیچھے بھی ناز جاز کرتا ہے۔ یہاں بحوالہ اخبار الہدیت لکھتا ہے مقلدین کو

امام نہ بنا چاہئے کیونکہ وہ مشرک ہیں مگر اجماع الہدیت کی صحیح تاریخ نہ دہاں بتاتا ہے نہ یہاں۔ حقیقت یہ ہے کہ دونوں دعویوں میں مفتری اور بہتان ساز ہے۔ (باقی آئندہ)

لا جواب چھوڑ جاتے آپ نے اس پر خوب غور فرمائیے اور (بقول مریدین) بڑے بڑے دنوں شکن جواب دیجئے کہ سب سے پہلے جواب وہ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-
ڈپٹی آتم بہر حال فوت ہو چکا ہے معاد کے اندر مرایا معاد کے باہر مرا آخر مر تو گیا۔

تمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۲۹

یعنی معاد پندرہ ماہ کی کوئی پابندی نہیں۔ اگر یہ بدظنی کسی کو پیدا ہو کہ اصل معاد پندرہ ماہ تھی اور کل معاد ۳۰ ماہ سے بھی اوپر ہوئی۔ کیونکہ ۱ ستمبر ۱۸۹۳ء سے ۲۴ جولائی ۱۸۹۶ء تک پورے ۳۲ ماہ ۲۲ یوم ہوتے ہیں۔ یہ اچھی معاد ہے کہ کل مدت وقت موعود کے ڈیڑھے سے بھی زیادہ ہوگئی۔ تو اس کا جواب بالکل آسان ہے جو ہم مرزا صاحب کی طرف سے دیتے ہیں کہ دنیاوی عدالتوں میں بااوقات اصل رقم سے سود کی رقم المصنفا (دگنی، چوگنی) پر ڈگری ہوتی ہے۔ اگر آتم کو اصل معاد سے ڈیڑھی مدت مل گئی تو اعتراض کیا؟ ایسے معترض کو کہہ دینا چاہئے سہ

تو آشنائے حقیقت نہ خطا اینجاست

ناظرین! اللہ غور کیجئے۔ کہ ابطال الوہیت مسیح کا مباحثہ تو معمولی بات تھی اصل مدار مباحثہ (پندرہ ماہی پیشگوئی) کا یہ حال ہوا کہ پادری آتم سوا سال سے تہاذر کر کے قریباً دو سال بعد فوت ہوا۔ جس پر سچی لوگ اس قدر خوش تھے گویا انہوں نے فلسطین فتح کر لیا۔ بازاروں میں اتنا شور مچاتے پھرتے تھے کہ الامان و اینٹ ان کے رجز یہ اشعار میں سے ایک دو شعر یہ ہیں سہ
پنجہ آتم سے ہے شکل ربانی آپ کی
توڑ ہی ڈالیں گے وہ نازک کلانی آپ کی
کچھ کر دشرم دجیا تاویل کا اب کام کیا
بات اب بنتی نہیں کوئی بنانی آپ کی
ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سہقت نے گئی ہے بیجانی آپ کی
ناظرین کرام! ان واقعات کو مطالعہ کرنے کے بعد فیصلہ آپ کے ہاتھ ہے کہ قادیانی مسیح مسیحوں پر غالب ہوا یا وہ ان پر غالب ہوئے؟ سے

قادیانی مشن

قادیانی مسیح مسیحوں پر غالب آیا یا مغلوب ہوا؟

ہاتوا برہانکم ان گنتم صادقین

اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جائے
دوسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسا ڈال دیا
جادے مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات
کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر
کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا ضرور کریگا۔ زمین
آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی؟
(جنگ مقدس ۱۸۵۸ء)

الہدیت

ناظرین باانصاف! ان الفاظ پر غور کریں تو دو نتیجوں پر پہنچیں گے۔ (۱) یہ کہ مرزا صاحب کا یہ تاریخی مناظرہ کچھ زیادہ قابل فخر نہ تھا بلکہ ایسا ہی تھا جیسے عام طور پر مناظرین کیا کرتے ہیں۔
(۲) دوسرا نتیجہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کا طرہ امتیاز وہ پیشگوئی ہے جو آتم کے متعلق کی گئی ہے یعنی وہ بسرائے موت پندرہ ماہ کے عرصہ میں مر جائیگا یہاں پر پہنچ کر مطلع صاف ہے۔ کیا یہ طرہ امتیاز مرزا صاحب کو حاصل ہوا؟ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جب پیشگوئی موعود صاحب ڈپٹی آتم کی عمر کا آخری دن ۵ ستمبر ۱۸۹۳ء تھا مگر موت ان کی ۲۴ جولائی ۱۸۹۶ء کو واقع ہوئی کتاب انجام آتم ص ۱۷ یعنی معاد پیشگوئی (پندرہ ماہ) سے قریباً دو سال بعد۔
مرزا صاحب ایسے خام نہ تھے کہ اسکو بے غمراؤ

اخبار الفضل مورخہ ۲۲۔ اگست میں ایک مضمون نکلا ہے جس کا ملخص یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اتنا بڑا کام کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑ دی جو عیسائی مذہب کا بنیادی پتھر ہے۔ کس طرح توڑی؟ اس طرح توڑی کہ حیات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کی تغلیط کر کے ان کی موت ثابت کر دی۔ حالانکہ واقعہ اسکے برخلاف ہے۔ جس کی تفصیل مع ثبوت آج ہم پیش کرتے ہیں اور قادیانی پریس کو چیلنج کرتے ہیں کہ ہمارے پیش کردہ ثبوت کا جواب دے۔

جون ۱۸۹۳ء میں امرتسر میں مرزا صاحب کا عبسائیوں کے وکیل ڈپٹی آتم سے مباحثہ ہوا۔ مضمون مباحثہ الوہیت مسیح تھا۔ جس میں مرزا صاحب مبطل تھے اور عیسائی ثابت۔ اس مباحثہ کی روئداد مطبوعہ ملتی ہے۔ اس مباحثہ کے خاتمہ پر مرزا صاحب نے جو اظہار رائے کیا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں:-

”میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو ادا لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا۔ میں دس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جمہوری شکل یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسرائے موت لا دید میں نہ پڑے تو میں ہر ایک منرا کے

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب کے شعور الہاموں کی (۱۸۶۲) زریعہ۔ مضمون مولانا آغا اللہ صاحب۔ بیت ۹، ریلوے

ہر سے دل کو دیکھ کر سری وفا کو دیکھ کر۔ بندہ برود شہنشاہی کرنا خدا کو دیکھ کر

پنڈت راجہ رام شاستری کو کھلا بیج

(از طرف پنڈت آرتانند صاحب ست دہرم منڈل بنالہ)

پریم پوجیہ شری پنڈت راجہ رام جی است نام۔
 جزوی شکستہ کو میری اور آپ کی ملاقات شری
 لال چند لائبریری ڈی۔ اے۔ وی کالج میں ہوئی تھی اور
 میں نے آپ سے مندرجہ ذیل چند سوالات کئے تھے :-
 ۱۔ ویدوں کے بعض سوکتوں کے رشی (مصنف) کون تھے
 بعض کے نیل کمنٹہ، بعض کی سرنامی کتیا، بعض کے مندر
 بعض کی جال میں پھنسی ہوئی پھیلیاں، بعض کے اربد
 اور ایرادت نامی سانپ، بعض کے جوا کیلئے والے پانے
 بعض کے آگ، پہاڑ اور تلج، بیاس وغیرہ دریا دیوں
 میں لکھے ہیں اور جن کا کلام اکثر دیدنتر ہیں، آپ بتلا دیں
 کہ یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ ان حیوانوں اور بے جان
 آگ، دریاؤں، پہاڑوں وغیرہ نے دیدنتر بنائے،
 بولے یا سمجھے؟ چنانچہ آپ خود بھی نزکت ۲-۲۵۲۵
 میں لکھتے ہیں کہ :-

تہے جل (پانی) والیو! دیوتاؤں کے لئے سوم
 کے تیار کرنے والے میرے وچن (کلام) کو آدر
 کے لئے مہورت بھرا اپنی پر بل گتیوں (زوردار پہاڑ)
 سے پھر جاؤ تاکہ میں پار ہو جاؤں میں جو کشک
 کا پتر (بیٹا) ہوں رکشا (حفاظت) چاہتا ہوں
 ادبھی مستی سے سندھو کو لکشیہ (دریا کو مخاطب)
 کر کے بلاتا ہوں (رگوید ۳-۳۳-۵) کشک
 کا پتر (بیٹا) کشک راجا ہوا ہے ۵-۷-۷
 دشوا متر کے اس وچن (کلام) کا ندیوں (دریاؤں)
 نے آتر (جواب) دیا " ۵-۵-۵ جس کی بھجا (بھجا کے
 ایک دیش ماتھ) میں بجر (تلوار) ہے اُس اندر
 نے ہمیں کبھو دا ہے۔ اُس نے جلوں (پانیوں) کے
 گھیرنے والے ورت کو مار گرایا۔ وہی مندر (مقبول
 والا ہمارا پریرک دیو ہمیں سمندر کی اور (طرف)
 لے جا رہا ہے اُس کی پریرنا (تحریک) میں ہم

پھیلی ہوئی جاتی ہیں (رگوید ۳-۳۳-۶)
 دشوا متر کو اس پرکار نشیہ۔ وہ کر کے انت نہ (آخر کار)
 اُس کی بات کو سنتی ہمیشہ " (بلفظ)
 اسی طرح رگوید ۸-۶۷-۵ کا ترجمہ آپ نے نزکت ۲-۶۶
 میں یوں کیا ہے کہ :-

تہے (اے) آدیو! مارا جانے سے پہلے ہم جیتے ہوؤں
 کی طرف دوڑ رہے (اے) پکار کے سننے والو کھلا
 ہوؤ (رگوید ۸-۶۷-۵) جال میں پڑے ہوئے
 مستیوں (پھیلیوں) کا یہ آرش۔ رشی پن (کلام)
 بتلاتے ہیں۔ تیسید (نجلیاں) جل میں چلتی ہیں
 اکتوا (ریا) ایک دوسرے کو بکشن (کھانے) کے
 لئے پرسن (خوش) ہوتی ہیں " (بلفظ)
 پنڈت چند منی پر دیفسر وید گورد کل کا گڑھی بھی یوں ترجمہ
 کرتے ہیں :-

" یہ دید وچن (متر) پھیلائے کے جال میں پھنسی
 ہوئی پھیلیوں کی اکتی (کلام) ہے " (بلفظ)
 جس سے صاف ثابت ہے کہ یہ دیدنتر دیواؤں ستلج
 اور بیاس اور پھیلیوں کا کلام ہیں۔ اور ان میں دشوا متر
 ابن کشک راجہ کا مذکور پائے جانے سے ثابت ہے
 کہ رگویدنتر ہرشی دشوا متر ابن راجہ کشک والی تونج
 کی تصنیف ہیں۔

(۲) ویدوں میں راجوں اور رشیوں کے حالات پائے
 جانے سے تو ارتخ نیز یہ ثابت ہے کہ دیدن ان راجوں
 اور رشیوں کے مابعد کی تصانیف ہیں جن کا حال وید
 فتروں میں درج ہے۔ مثلاً رگوید ۱۰-۹۸-۵ متر ۵-۷ کا
 ترجمہ آپ نزکت ۲-۱۱-۱۲ میں یوں لکھتے ہیں کہ :-
 " رشی شین کا پتر (بیٹا) دیو اپنی رشی دیوتاؤں
 کی کلیانی متی۔ یگیہ میں پکارے ہوئے اوشیہ
 (ضرد) ورشی (بارش) لائیگی اس متی کو جانتا
 ہوا ہوتلے کرم میں بیٹھا وہ اوپر کے سمندر

(انترکش) سے ورشلکے دوید جل (بارش) کے
 نورانی پانی) نچلے پرحتوی (زمین) کے سمندر کی
 اور (طرف) چھڑا لایا " (رگوید ۱۰-۹۸-۵)
 " جب دیوالی شتفنو کا پروہت ہو کر ہوتلے کرم
 کے لئے درا گیا "..... (رگوید ۱۰-۹۸-۷)
 اسی طرح آپ اکترو وید کا ند ۲۰ سوکت ۱۲۷ متر ۵-۹
 کا ترجمہ یوں کرتے ہیں :-

" سنگھاسن (تخت) پر بیٹھے ہی سرود تم (اعلیٰ ترین)
 راجہ پریشکت نے پر جاؤں درغایا، میں کشل کشیم
 (امن و امان) کر دیا ہے۔ یہ گھر بنا تا جو اگور وید
 پتی اپنی پتی (بیوی) سے کہتا ہے " ۸-۸-۸ کیا دستو
 (رشی) ترے لئے لاؤں۔ دہی۔ ستماد (دیا) رس
 یہ راجہ پریشکت کے راجیہ میں پتی (بیوی) پتی
 (خاندان) سے پوجتھی ہے " ۹-۹-۹

سب جانتے ہیں کہ شتفنو راجہ بھیشم پتاما کا باپ تھا اور
 دیو اپنی تاؤ اور رشی شین بھیشم پتاما کا دادا تھا اور چونکہ
 دیو اپنی ہی اس سوکت کا رشی بھی ہے۔ اس لئے ثابت
 ہوا کہ رگوید کا یہ سوکت بھیشم پتاما کے تاؤ دیو اپنی کی
 تصنیف اور کلام ہے نہ کہ خدا کا الہام اور نیز یہ کہ یہ
 سوکت زمانہ مہا بھارت کے مابعد کی تصنیف ہے اسی
 طرح اکترو وید کا ند ۲۰ کا ۱۳۷ داں سوکت بھی مہا راجہ
 پریشکت کے جو دیرا بھی فیو کا فرزند اور راجہ ارجن کا
 پوتا تھا مابعد کی تصنیف ہے جو مہا بھارت سے بھی
 بعد گزرا ہے۔

(۳) ویدوں میں جو ابازی، شرا بخوری، گوشت خوردی
 ونڈی بازی، زنا با، طبر، باپ بیٹی کے.... تعلقات
 وغیرہ کی اخلاقی تعلیم بھری پڑی ہے۔ مثلاً آپ
 رگوید ۱-۱۶۹-۴ کا ترجمہ نزکت ۲-۵-۲ میں حسب ذیل کرتے ہیں
 " ندرشی ہوا ہے..... سستی کرنے والے اندیوں
 کو مدکنے والے کا کام (دھل) بھنے پراپت
 (مماصل) ہوا ہے (رگوید ۱-۱۶۹-۱۳).....
 روکے ہوئے پر جنن (آلہ تناسل) والے
 برہمچاری کا اس پرکار (طرح) رشی پتری
 (بیٹی) لو پاؤدرا کا یہ دلاپ (آہ و بکا۔ نالہ و نفا)

مختصر (۱) شری پنڈت امرتسر
 (۲) شری پنڈت امرتسر
 (۳) شری پنڈت امرتسر

بتلاتے ہیں :
گویا خود آپ کے تجربہ اور نزکت کی تفسیر کے مطابق جو دیا انگ ہے ثابت ہوا کہ اس نثر میں زند نامی برہمچاری کا رشتی کی بیٹی لو پا مدر کے ساتھ زنا با بزرگ کا واقعہ خود لو پا مدر کی زبانی درج ہے جس کا نام بھی وید نثر میں درج ہے اور لطف یہ کہ اس وید نثر کی مستند رشتی بھی لو پا مدر ہی لکھی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ دگ وید کا یہ شوکت لو پا مدر کے ساتھ زند نامی برہمچاری کے ارتکاب زنا با بزرگ کے بعد کی تصنیف ہے۔ آپ نزکت ۹-۸ میں رگوید ۱۰-۳۲۱ کے متعلق یوں تجربہ لکھتے ہیں کہ :-

اکٹوں (جوئے کے پانسوں) سے شمل (ہائے) ہوئے رشتی کا یہ آرش (کلام) جانتے ہیں :- جس سے صاف ثابت ہے کہ تصدیق وید انگ نزکت یہ شوکت کسی بارے ہوئے جواریے کا کلام اور تصنیف ہے نہ کہ الہام۔

میرے ان سوالات کے آپ نے اثبات میں یوں جوابات دینے کہ :-

۱۱ کنسی شوکتے ہوئے درخت اور مسافر کی مثال سے آپ نے فرمایا کہ جو نثر دریا ڈاں اور ٹھیلوں وغیرہ کا کلام ہیں وہ شاعرانہ تخیلات ہیں نہ کہ الہام یا خدا کا کلام۔ (۲) میں پنڈت ماجد رام صاحب) تو دیدوں میں اتہاس یعنی راجوں اور رشیوں کے تواریخی حالات مانتا ہوں۔ (۳) تیسرے سوال کے جواب میں آپ نے تسلیم کیا کہ بے شک ویدوں میں تھوڑی سی اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ ناشائستہ اور مخرب الاخلاق تعلیم کی کثرت اسی طرح پائی جاتی ہے جس طرح کان میں سونے کے ساتھ ساتھ گڑا، کرکٹ، گند، مند سمجھی کچھ ہوتا ہے۔ ہمیں سونے کو ہی لینا چاہئے اور کوڑے کرکٹ کو چھوڑ دینا چاہئے۔ اور یہ کہ اس میں تو شک نہیں کہ یہ شوکت (۱۰-۳۲۱) کسی بارے ہوئے جواریے کا کلام اور تصنیف ہے لیکن ممکن ہے کہ نثر بنانے کے زمانے میں وہ رشتی جو کھیلتا ہو اور بعد ازاں جو کھیلتا بند کر دیا ہو (مخلصاً)

شریمان جی! میں آپ کو ایک بزرگ اور آریہ سماج کا سب سے بڑا پنڈت مان کر آپ کی بہت عورت اور وقار میرے دل میں ہے۔ آپ کی میرے ساتھ بہت عمر ہو ایشیہ بھی ایک دفعہ گفتگو ہوئی تھی لیکن آپ کی جو چھٹی آریہ مسافر اخبار میں شائع ہوئی ہے وہ آپ کی اعلیٰ ترین بزرگی، قابلیت، اور سب سے بڑے کر آپ کی بلند شان کے متانی ہے۔ حالانکہ آپ نے میری ساری باتوں کو تسلیم فرمایا لیکن بالفاظ آریہ مسافر آپ لکھتے ہیں کہ :-

مفسر سندھیدہ (بے شک) آتما ند نے مجھ سے پرسن کئے۔ ان کے اتر (جوابات) چاہے اور ایک دینت ششیہ (شاگرد) کی طرح سویکار کئے

مجھے مطلقاً اس بات کا طائل نہیں ہے کہ آپ نے مجھے شاگرد کیوں لکھا ہے۔ بلکہ میں تو آپ جیسے بزرگ اور قابل دیوتا روپ پنڈت کا شاگرد تو کیا خدمت گزار کہلانا بھی باعث فخر سمجھتا ہوں۔ افسوس صرف یہ ہے کہ میرے اعترافات کو تسلیم تو آپ نے خود فرمایا لیکن ایشیہ لکھ دیا کہ آتما ند نے تسلیم کیا اور شاید نوکری یا دیرینہ تعلقات کی وجہ سے سفید نہیں نہیں بلکہ سیاہ

پنڈت (معاف فرماویں) لکھ دیا کہ میں (آپ) نے تو پرانوں کے متعلق کہا تھا کہ پرانوں میں تھوڑی سی اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ روڑا، پتھر اور دھول بھی ہے۔ بے شک آپ بڑے قابل اور پرانے تجربہ کار جرنیل ہیں۔ مگر چونکہ آپ کے دل میں چور چھپا ہوا ہے اور آپ نے سیاہ جھوٹ کی پناہ لی ہے اس واسطے میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر آپ سو مرتبہ بھی میرے سامنے آویں تو میں آپ کو سو مرتبہ ہی شکست دے سکتا ہوں اور پرتگیا کرتا ہوں کہ اگر آپ سو میں سے ننانوے بار بار کر صرف ایک مرتبہ بھی جیت جاویں تو میں "المسح" یا نہ کلنک (کلکی) نہیں بلکہ مرزا صاحب کا ساتھی ہونگا۔ کیونکہ بیشک آپ قابل اور تجربہ کار ہیں۔ لیکن آپ سچے نہیں۔ صداقت میرے ساتھ ہے آپ کے ساتھ نہیں۔ بقول وید "نچ ہمیشہ صداقت کی ہوتی ہے جھوٹ کی نہیں"

آپ کو اچھی طرح یاد ہے کہ آج سے سترہ برس پہلے ہی میرے ساتھ ذرا آزمائی کر چکے ہیں اور میرے اعتراضات کے جوابات کے لئے آپ آٹھ روز کی ہلت مانگنے کے لئے مجبور ہو گئے تھے اور آج سترہ برس تک وہ جوابات آپ سے بن نہ پائے۔ شاید ابھی تک آپ کے آٹھ دن پورے نہ ہوئے ہوں۔ اس لئے مجھے یقین کامل ہے کہ میں آپ کو سو میں سو ہی مرتبہ منوا اور قائل کر سکتا ہوں کہ دید الہامی کتب مقدسہ نہیں ہیں۔ بلکہ اہل ییلے کی مانند فرضی قصے کہانیوں وغیرہ کا ذخیرہ ہیں۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں کہ ویدوں میں بہت تھوڑی اچھی تعلیم بھی ہے جو آٹے میں نمک یا ماش کی سفیدی کے برابر ہوگی۔

شرط مناظرہ یہ ہے کہ کسی اخبار کے ذریعہ ہوتا کہ آپ کے جوابات تحریری ہوں اور آپ اپنے جوابات سے انکار نہ کر سکیں۔ میں تو بصد شوق منتظر چشم براہ ہوں کہ آپ جو آریہ سماج کے سب سے بڑے پنڈت ہیں اور بقول آریہ مسافر "چوٹی کے آریہ سماجی دودان ہیں" میدان میں نکلیں تاکہ ست دہرم اور دیدک دہرم میں احقاق حق و ابطال باطل کا فیصلہ ہو جائے۔

پنڈت جی! آپ پرانوں کے جوابدہ ہیں جو میں آپ سے پرانوں کے متعلق پوچھتا ہوں؟ آپ نے ویدوں کی بات کو پرانوں کے گلے مرطہ دیا۔ اور اس بہانہ سے اپنی جان چھڑائی ہے اور ویدوں کی ٹھوٹی ہوئی کشتی کو تنکے کا سہارا دیا ہے۔ اس لئے اگر اس جھوٹ کو چھپانے کی ہمت ہے تو میدان میں نکلے وودہ دیدک دہرم کو نستے کہہ کر ست دہرم میں تشریف لائیے بڑی عورت کے ساتھ آپ کا استقبال کیا جائیگا۔ اگر آریہ پرتی ندھی سمجھا پنجاہ یا ہما ماسنران جی ہاراج یا پردیسر رام دیوتی بی۔ اسے یا آریہ مسافر کے قابل ایڈیٹر میں ہمت ہے تو شری پنڈت ماجد رام صاحب شاستری پردیسر ڈی۔ اے۔ دی۔ کالج لاہور کو میرے مقابل میدان میں لائیں اور دیکھیں کہ ست دہرم کے سامنے دیدک دہرم کس طرح نو دہ گیا ہوتا ہے۔ گھر میں بیٹھ کر اور جھوٹ لکھ کر اور گونہہ کا ترجمہ

جائز ہے کب کہ عرس کی محفل رچائے ؟ جائز ہے کب مزار پر زندگی پچائے ؟
 جائز ہے کب قبور پر غوغا پچائے جائز ہے کب کہ مردوں کے کھانے پچائے
 کب دوستو! مزار پر ہے گھر مزاروا
 قوالیوں پر کب ہے تمہیں جہود منا روا
 کیا جانے کہ اس میں ہیں کیا کیا ترابیاں اک سمت اہل دہد پہ ہے رقص کا سماں
 سرگرم لاڈ ہو ہے کوئی شخص بیگیاں مردھن رہا ہے کوئی کسی لب پہ ہے نغماں
 طبلوں کی تھاپ سے ہے تئاتن تن تن
 اک سمت زیوروں سے چمنا چمن چمن چمن
 یوں آنا عورتوں کا بناؤ سنگار سے بے پردہ گھر سے آئیں اور گھر تک مزار سے
 نظریں لٹانا اُن کا کسی رنگزار سے موع ملے تو ضم ہوں کسی نابکار سے
 ہے ہے شریف زادوں سے ایسی حرکتیں ؟
 یہ عرس پاک ؟ اور یہ اُس کی ہیں حرکتیں ؟
 کرتے ہیں عرس بعض مقامات پر عجیب حضرت کے بال جانے کیونکر ہوئے نصیب
 وقت زیارت اُن سے وہ ہوں حرکتیں غریب یہ خوف ہو کہ ہوں نہ کہیں گھر کے قریب
 کرتے ہیں ایسے کام کہ جن کا پتہ نہیں
 سمجھائیے تو اُلٹے وہ ہوتے ہیں خشکیاں
 ہوتا ہے بعض عرس تو ایسے مزار پر مدفن اس میں کون ہیں اس کی نہیں خبر
 سو پچا کسی نے عیش سے ہو جائے گی بسر نقل مزار و قبر بنا کر وہ جسد تر
 بن بیٹھے تکیہ دار اڑانے کو ہر مزے
 غافل جو دین سے ہیں مسلمان وہ جا پھنے
 بیباک بعض ایسے ہیں کرتے ہیں جو مرید صورت میں تو حسین پر سیرت کے ہیں یزید
 کرتے ہیں وقت عرس عجیب حرکتیں پلید ہوتے کسی کے تیر نظر سے ہیں وہ شہید
 کرتے ہیں چارہ نکمیں ہو بیٹیوں سے آہ
 ہو کر گناہگار بھی رہتے ہیں بے گناہ
 افسوس بعض ہونے ہیں اس طرح بے ادب ہو کر شریک عرس وہ ڈھاتے ہیں سو غضب
 آتے ہیں عورتوں کو بھگانے کے اُن کو ڈھب ہے گناہگار یوں کا عرس ہے سبب
 گستاخ بعض یوں ہیں کہ نعرے لگاتے ہیں
 اے خواجہ بیچ در نہ کنگورہ گراتے ہیں
 اے دانے کیا مزار پر کرتے جو تم ستم طلبے ستار اور باجے لار مو نیم
 قروں کو سجدہ کرتے ہو؟ اے منکر صنم ہم بھی کریں ثبوت ملے تو خدا قسم
 انکار و انحراف کسی نیک کام سے
 لیکن نہیں کہی ہو خدا کے عمام سے
 کیوں ایسے کام کرتے ہو اے شی بھائیو جن کی دلیل مانگنے پر تم نہ دے سکو
 جس کام کا ثبوت نہ ہو اس کو چھوڑ دو قرآن اور حدیث پہ دل سے عمل کرو

یونہی اگر مناتے رہے اہل عرس عرس
 پھر بالیقین خدا کے یہاں ہوگی باز پرس
 بدعت سے پرجو ہو وہ ہے اسلام خانہ ساز
 کرنا غلط ہے اس پہ تمہیں دلیس کچھ بھی ناز
 حکم رسول پاک پہ خم ہو سنیسا ز
 محدود شرع رکھو حقیقت ہر یا مجاز
 سمجھے ہو جن کو سود مبادا زیاں نہ ہوں
 شاکر کے چند پند تمہیں کچھ گراں نہ ہوں
 (شاکر صدیقی ہمرسی گیادی)

ویدورشن حصہ دوم

(۲)

(از مقصود صاحب متوطن رڈ کی حال آباد ریو پی) (گڈ شہ سے پیوستہ)
 رگ وید کی تقسیم دو طرح سے کی جاتی ہے۔ ایک
 تقسیم میں کل کتاب آٹھ حصوں میں منقسم ہے۔ جن میں سے
 ہر حصہ کو استک کہتے ہیں۔ ہر استک کے پھر آٹھ آٹھ
 حصے ہیں جو ادھیائے کہلاتے ہیں۔ ہر ادھیائے میں کئی
 درگ ہوتے ہیں اور ایک ایک درگ چند جملوں پر مشتمل
 ہوتا ہے جن کو منتر یا رچا کہتے ہیں۔ اس تقسیم کے مطابق رگوں
 میں ۶۴ چونسٹھ ادھیائے۔ دو ہزار اور چند درگ اور
 دس ہزار پانچ سو کے قریب منتر ہیں۔ دوسری تقسیم میں
 پوزار کوید دس حلقوں یا منڈلوں میں بانٹا جاتا ہے
 ہر منڈل میں چند انواک اور ہر انواک میں چند گیت ہیں
 جن کو اصطلاح میں سوکت کہتے ہیں اور ہر سوکت میں
 چند منتر ہیں۔ اس تقسیم کے مطابق رگوں میں ستاسی
 (۸۴) انواک اور ایک ہزار سے کچھ اور سوکت ہیں
 منڈلوں کی تقسیم اسلوں کی تقسیم سے زیادہ مردج اور
 سہل ہے۔ دونوں تقسیموں میں امرشترک یہ ہے کہ سوکت
 کے اختتام پر درگ بھی ختم ہو جاتا ہے جس کے معنی دوسرے
 الفاظ میں یہ ہونے کہ اگر سوکت چھوٹا ہے تو ایک سوکت
 برابر ہوتا ہے ایک درگ کے اور اگر سوکت بڑا ہے تو
 اس میں دو یا زیادہ درگ ہوتے ہیں۔ ایک درگ اکثر

رسالہ مجددیہ - فرقہ شیعوں کی زبردستی - مہینہ حضرت (۱۰) مجدو العالی شالی سر ہندی - قیمت ۸ روپے (بہارِ امت)

پر پانچ ٹک میں دہری نصف پر پانچ ٹک میں۔ اور تیسرا نصف پر پانچ ٹک پانچ ٹکوں کا ان میں نہیں پایا جاتا باقی نوٹ راز مضمون اپنا پورا پتہ ڈاک لکھیں تاکہ اخبار ان کو پہنچ سکے۔

اور بیشتر پانچ فٹروں کا ہوتا ہے لیکن سوکت کی مابست کے باعث اس تعداد میں کمی و بیشی ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی سوکت سات فٹروں کا ہے تو اس درگ میں بھی سات فٹروں ہونگے۔ یا اگر کوئی سوکت سولہ فٹروں کا ہے تو اس میں تین درگ ہونگے پہلے دو درگ پانچ پانچ فٹروں کے اور تیسرا درگ چھ فٹروں کا۔ سوکتوں پر جو نمبر لگائے جاتے ہیں وہ منہ لوں کے اعتبار سے ہوتے ہیں ہر نئے انڈاک کے شروع ہونے پر سوکتوں کے نمبر از سر نو شروع نہیں کئے جاتے۔ پس حوالہ دینے کے لئے انڈاک کا ذکر کرنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ کسی نئے کے حوالہ کے لئے منڈل کا نمبر سوکت کا نمبر اور نمبر کا نمبر کافی ہے۔

دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز

امی علیہ الرحمۃ و التسلیم حدیث صحیح سے یوں ثابت ہے
عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یهدی الی البر والبر یمد ی الی الجنۃ وما یزال الرجل بصدق یتجرى الصدق حتی یکتب عند اللہ عدلاً یقاً وایامہ والکذب فان الکتب بصدق الی العجور وان العجور یهدی الی النار وما یزال العبد ینکذب ویتجرى الکتب حتی یکتب عند اللہ کذاباً زمتن علیہ

یہ نکتان سدی کی ایک عمارت ہے جسے بل شیراز مسیح الملت ادیب روزگار مصلح الدین حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے حکایتاً نقل فرمایا ہے اور مقتضائے نقل کفر کفر نباشد شیخ کا اس میں چنداں تصور بھی نہیں۔ ورنہ اس قسم کی بہت سی باتیں خود قرآن کریم میں بھی حکایتاً بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً "اجعل الالہۃ الیہا واحد ان هذا شیء عجیب" تو کیا کوئی عقل و ہوش رکھنے والا انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ چونکہ یہ قرآن کریم میں ہے اس لئے خود وہ اندر کریم کا اذعان و متولہ ہے۔ ہاں مقلدین سعدی کو چاہئے کہ ذرا خود گلستان کی درق گردانی کریں تو انہیں باب ہشتم میں خود سعدی کا تجربہ و نصیحت تمثیل و حکمت اور فاضل ان کا اپنا مقولہ مزید برآں تائید قرآنی برعکس مقولہ بالذات ان عمارتوں میں نظروں کے سامنے آجائے گا۔

یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صداقت کو لازم پکڑو کیونکہ سچائی ہی مسلمان کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور بھلائی جنت میں داخل کرتی ہے اور جب کوئی شخص راست گئی اختیار کرتا ہے یا کرنے کا پختہ ارادہ کرتا ہے تو بارگاہ خداوندی میں اس کو صدق لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ میں نہ درجہ پر ہیز کرے کیونکہ جھوٹ بد کرداری کی طرف لے جاتا ہے اور بد کرداری جہنم میں داخل کرتی ہے اور جب تک کوئی بندہ دروغ گوئی میں منہمک رہتا اور اس سے اجتناب نہیں کرتا بلکہ صداقت کا نم البدل دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز کو سمجھتا ہے تو وہ شخص عدالت خداوندی میں جھوٹا اور کذاب لکھ لیا جاتا ہے۔ نیز از روئے حدیث صحیح دروغ گو چوتھائی بلکہ تہائی منافق بھی ہے۔

دروغ گفتن بصیبت لازم ماند کہ اگر نیز جرات درست شود نشان ماند نہ مینی کہ برادران یوسف علیہ السلام بد روغی کہ موسوم شد نہ بر است گفتن ایساں اعتماد نمائند تامل بل سولت لکم انفسکم امراً (دنا فہمواد تدبروا ولا تجلوا بالقول) سے الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں لو آپ اپنے دام میں صیسا د آگیا اور اگر بطریق تنزل ہم مان بھی لیں کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔ سعدی کا مقولہ ہے تو کیا کسی مسلمان بالخصوص مدعی اہل حدیث کے لئے قابل اقتداء تعمیل ہو سکتا ہے۔ جبکہ خود فرمان نبوی خدا ہلی لے کیا محمد نے سینکڑوں مبدووں کی بجائے صرف ایک مبدو پر قناعت کی یہ تو حد درجہ عجیب تر معاملہ ہے۔

سام وید کے دو حصے ہیں۔ پورب آردہ یا آرچک یعنی نصف اول اور اتر آردہ یا آرچک یعنی نصف آخر جس طرح رگوید کی دو تقسیمیں ہیں اسی طرح سام وید بھی دو طرح سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ نصف اول کی پہلی تقسیم یہ ہے کہ اس کو چھ کاندوں یا ادھیہ پاؤں میں بانٹتے ہیں۔ پہلے چار ادھیہ پاؤں میں سے ہر ایک میں بارہ بارہ گیت یا سام یا سوکت یا کاندہ ہیں۔ چونکہ ان گیتوں میں سے اکثر دس دس منٹروں کے ہیں اس لئے یہ گیت دستی بھی کہلاتے ہیں۔ پانچویں ادھیہ میں گیارہ سام یا دستیوں اور چھٹے میں پانچ دستیوں ہیں۔ اس طرح حصہ اول میں کل ۶۴ دستیوں میں جن میں ۴۰ منتر ہیں۔ دوسری تقسیم نصف اول کی یہ ہے کہ اس کو چھ پر پانچوں میں بانٹا جاتا ہے۔ پہلے پانچ پر پانچوں میں سے ہر ایک کے دو حصے ہیں جن کو آردہ پر پانچ ٹک یعنی نصف پر پانچ ٹک کہتے ہیں۔ ہر نصف پر پانچ ٹک میں پانچ پانچ گیت ہیں اس طرح پہلے پانچ پر پانچوں میں پچاس گیت ہوئے حصہ اول کے ۴۰ گیتوں میں سے باقی ۲۴ گیت چھٹے پر پانچ ٹک میں ہیں جس کے تین نصف پر پانچ ٹک کے جاتے ہیں۔ پہلے نصف میں پانچ دو حصے نصف میں چار اور تیسرے نصف میں پانچ گیت۔ بعض نسخوں میں مثلاً گرتھ صاحب کے نسخہ میں (پانچ

کتاب۔ قیمت ۱۰ روپے۔ امرتسر۔ ۱۹۳۵ء

مذکرہ علمیہ بابت نوٹوگرافی

(از قلم مولوی عبد الجبار صاحب جملی از ڈیرہ غازیخان)

فرمایا ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آذِنُوا لِلَّهِ**
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ۔ اے ایمان والو تم اللہ تعالیٰ
 کی اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو
 سو پیروی اس امر کا نام ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ
 فرمائے اور اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تولد فرملا ہے
 کو ارشاد کرے اس کو بلا چون و چرا تسلیم کر لیں۔
 اگر ہم اپنی رائے اور قیاس کو اس میں شامل کر کے
 تسلیم کریں تو اس کو پیروی نہیں کہتے پھر یہ اپنی رائے
 کی پیروی ہے جو کہ خدائی احکام کو اپنے قیاس کے
 ماتحت کر کے مانا گیا ہے۔ حالانکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
 ہے۔ **لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يُكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا**
جَاءَتْ بِهِ مَكْرُوهٌ۔ حضور فرماتے ہیں کہ کوئی تم میں سے
 مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنی خواہشات کو اس
 چیز کے تابع نہ کر دے جو میں لایا ہوں۔ تو معلوم ہوا
 کہ ہر ایک کو یہ امر واجب ہے کہ وہ اپنی خواہش کو
 قرآن و حدیث کے تابع بنائے نہ کہ قرآن کو تابع اپنے
 ہوا کے اسی لئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **وَإِن**
تَطَعُ أَكْثَرُ مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ
اللَّهِ (سورہ انفصام) اے رسول اکرم اگر تو بہت
 لوگوں کی جو زمین میں ہیں پیروی کرے گا تو تجھے سیدھے
 رستے سے گمراہ کر دیں گے۔ یہ وہ اس لئے کہ آگے
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ**
وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ۔ یہ لوگ اپنی خواہشات
 کے تابع ہیں اور انکل کی باتیں کرتے ہیں۔ سو وہ لوگ
 جو قرآن حدیث کو محض اپنے نفس کے پیچھے لگاتے ہیں
 وہ دراصل پیروی نہیں کرتے وہ محض طمع سازی کی
 باتیں کر کے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ناظرین ہمارے
 لئے وہی بات قابل عمل ہو سکتی ہے جس کا ثبوت قرآن و
 حدیث سے ہو خدا کے فضل سے کوئی ایسا مسئلہ دینی
 نہیں ہے کہ جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہ ملے۔

ناظرین! اخبار الحدیث مجریہ ۲۲ جمادی الاولیٰ
 ۱۳۵۲ھ میں ایک مضمون مولانا عبید الرحمن صاحب
 پروفیسر جامعہ عربیہ دار السلام عمر آباد کا بابت نوٹو
 گرافی شائع ہوا۔ مولانا صاحب نے واقعی اپنی سعی و
 کوشش کے ساتھ مضمون کو خوب بسط سے تحریر فرمایا اور دلائل
 عقلیہ سے نوٹوگرافی کا جواز ثابت کیا۔ جزا اللہ خیر الخیر
 ہماری ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم
 سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث
 فرمایا اور ہماری دین و دنیا کی بہبودی کے لئے ایک
 کتاب (قرآن کریم) ان پر نازل فرمائی اور اس کی
 تشریح اسوہ حسنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے
 افعال و اقوال سے فرمائی بہر حال ہمارے لئے راہ راست
 پر لانے والی وہی چیزیں ہیں۔ ایک قرآن کریم اور
 دوسری سنت نبوی علیہ السلام جس کے متعلق خود
 حضور نے فرمایا ہے۔ **تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ**۔ تو تم
 اللہ سے تمسک کر لو۔ **وَمَا تَسْأَلُهُمْ**
فِي شَيْءٍ مِّنْ دُونِ مَا نَزَّلْنَا بِهِ مِنَ الْقُرْآنِ
فَعَلُوا۔ میں تم میں دوسرا چھوڑ چلا ہوں جب تک تم
 انہیں اچھی طور پر اپنا دستور العمل بناؤ گے گمراہ نہ
 ہو گے وہ دو امر کتاب اللہ اور سنت رسول صلیم ہیں۔
 تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہم راہ راست پر تب
 ہی رہ سکتے ہیں جبکہ ہم قرآن اور حدیث پر اپنا عمل درآمد
 کر رکھیں۔ جو شخص ان دونوں امور سے انحراف کرے
 وہ ہرگز راہ راست پر نہیں چاہے وہ شخص عالم ہو یا
 فاضل پیر ہو یا مرید فقیر ہو یا امیر بہر حال ہمارے
 لئے اسوہ حسنہ حجت ہے نہ اقوال غیر اللہ تعالیٰ اپنے
 کلام پاک میں فرماتا ہے۔ **مَّا أَتَاكُمُ الرَّسُولُ**
فَخُذُوا بِهِ وَوَعَدَ اللَّهُ لِمَنِ الْكُفْرُ۔ **مَا أَتَاكُمُ الرَّسُولُ**
 یعنی جو چیز تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے اسکو
 لے لو اور جس سے منع فرماوے اسکو چھوڑ دو اور اس
 سے باز آ جاؤ۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد

لیکن دفعۃً ایک مرتبہ چھوڑنے پر قادر نہیں ہوں۔ لہذا
 آپ کوئی ایسی تدبیر کیجئے کہ رفتہ رفتہ یہ بے بعد دیگرے
 کلیتہً سب چھوٹ جائیں۔

مختصر یہ کہ آپ نے اس سے صرف ترک کذب
 کا ہمہ لیا۔ اور خدا کے فضل سے اسی ترک کذب کے
 استقلال و پابندی اور برکت سے نود بخود نہایت
 آسانی سے اس کی تمام بُری عادتیں ہمیشہ کے لئے
 چھوٹ گئیں۔ اس لئے فرمان حضور ہے۔

خَانِ الصَّدَقِ يَهْدِي لِي لَبْسًا مَكْرَبًا كَانَهُ
 نيكو نام اپنی خواہشات نفسانی کو پورا کرنے کے لئے
 بزرگوں اور سلف کو ڈھسال بناتے اور انکی شر ذمہ
 عزت پر چاند ماری کر کے خود تو خود ان کو بھی مورد
 الزام و ملامت بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں
 درحقیقت یہی مار آستین اور گندم نما جو فروش دست
 ہیں۔ جن کے متعلق خود صبح ملت، غز شیراز، مابہ ناز
 حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ہی نے کیا خوب فرمایا
 ہے سے ہر کہ از دست غیر نالہ کند
 سعدی از دست خویش فریاد
 و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین
 رابو الوحید محمد عبداللہ عقیل مٹھی اعظم گڑھی کان اللہ
 از چھوٹا ضلع بالاسور

ظفر المبین فی روایات المقلدین

کتاب پند میں ہمیں مغایط تشریح کے ساتھ بیان
 کئے گئے ہیں جو مقلدین کی طرف سے اہل حدیثوں پر
 عمل با حدیث کی مخالفت کرنے کو پیش کئے جاتے
 ہیں۔ مصنف کتاب نے ان کا عالمانہ مگر دندان شکن
 جواب دیا ہے۔ دوران بحث میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ
 نکاح، طلاق، زراعت، عشر، نذر، ذبیحہ وغیرہ کے
 متعلق مشہور فقہی مسائل کو احادیث صحیحہ سے ثابت کرتے
 ہوئے فقہ حنفیہ کے مخالف حدیث مسائل کی حقیقت
 الم تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۱۰ روپے
 منجر دفتر اخبار الحدیث امرتسر (پنجاب)

شکستگان غازی محمود و درویش پال کا آریہ مشن کی (۲۰۲۰) ترویج میں ایک مینڈیکر۔ قیمت ۱۰ روپے (منجر الحدیث)

اسی واسطے قبلہ ٹھہرائے قبور انبیاء اور ستارہ اور آتش اور پانی اور درخت سے سخت ممانعت کئی ہے۔ انتہی :-
 علی بن ابراہیم بخاری پارہ ۲ ص ۲۴۵۔ باب کنس المسجد والتقاط الخرق والتذی والحدان یعنی اس باب میں مسجد میں جھاڑو دینا دہاں کے چہرے کو ڈاؤ لکڑہیں تنگے پھنسنے کا بیان ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ان رجلا اسودا وامراة سوداء کان یقوم المسجد فمات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنہ فقالوا مات فقال افلا کنتم آذتمونی بہ دلونی علی قبرہ اذ قال قبر صافاتی قبرہ فصلی علیہا۔ یعنی ایک کالا مرد یا کالی عورت مسجد میں جھاڑو دیتا یا دیتی تھی وہ مر گیا یا مر گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حال دریافت فرمایا لوگوں نے عرض کیا وہ مر گیا یا مر گئی تو آپ نے فرمایا تم نے مجھے خبر نہ کی مجھے اس کی قبر بتاؤ پس آپ اس کی قبر پر تشریف لائے تو نماز پڑھی اس پر :-

اور خود مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت بریلوی حیات الموات مطبوعہ گلزار حسن بمبئی ص ۳۶ میں روایت نقل کرتے ہیں۔ یعنی ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی حضور ان کی قبر پر گزرے دریافت فرمایا یہ قبر کیسی ہے لوگوں نے عرض کی ام عجم کی۔ فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ عرض کی ہاں حضور نے صف باندھ کر نماز جنازہ پڑھائی پھر ان بی بی کی طرف خطاب کر کے فرمایا تو نے کون سا عمل افضل پایا جو اب تم نے عرض کی یا رسول اللہ کیا وہ سنتی ہے فرمایا کچھ تم اس سے زیادہ نہیں سنتے پھر فرمایا اس نے جو اب دیا کہ مسجد میں جھاڑو دیتی۔ انتہی :-

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ دوبارہ قبر پر پڑھی اور یہ مولوی نعیم الدین کے مذہب جدید میں ناجائز اور گناہ ہے

دیکھو مولوی صاحب بریلوی الہادی الحاجب مطبوعہ اہلسنت وجماعت بریلی ص ۲۳ میں لکھتے ہیں :-
 "نماز غائب ونگار نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ہر ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتہام نہیں۔"

پس یہ عجیب مولوی نعیم الدین کا دین و مذہب جدید ہے جس کے نبی باطن سے بغض و عناد حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر و عیان ہے۔ پھر دیکھئے ابوداؤد جلد ۱ ص ۶۹۱ باب فی السراج المساجد۔ مسجد میں چراغ جلانے کے باب میں حضرت میمون رضی اللہ عنہما سے روایت ہے :-

انہما قالت یا رسول اللہ افتننا فی بیت المقدس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استوہ تعلموا وکانت البلاد اذ ذاک حربا فان لم تاتوہ و تصاروا فباثوا بہر بیت یسرج فی قنادیلہ۔ یعنی کہا انہوں نے یا رسول اللہ آپ ہمیں بیت المقدس کے متعلق کیا فتوے دیتے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہاں جاؤ تو نماز پڑھو اور اس زمانہ میں اون شہروں میں لڑائی پھیلی ہوئی تھی آپ نے فرمایا اگر وہاں نہ جا سکو اور اس میں نماز نہ پڑھ سکو تو بیت بھیج دو کہ اس کی قندیلوں میں جا لیا جاوے اور سنن ابن ماجہ ص ۱۳۱ میں روایت ہے :-

ومن ابی سعید الخدری قال اول من سرج فی المساجد تمیم الداری۔ یعنی اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا سب سے اول جس نے مسجدوں میں چراغ روشن کئے وہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ہیں۔ نیز سنن ابن ماجہ ص ۱۱۱ میں دائلم بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :-

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال واتخذوا علی ابوابہا المطاہرۃ۔ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور مسجدوں کے دروازوں پر طہارت کے سامان ہیا کرو :-

مگر برنٹلاف مساجد اللہ دخانہ کعبہ معظمہ کے گوشہ قبروں پر یہ سامان روشنی فرس فرس جھاڑو و ذانوس مورچیل شامیانہ ہیا کر کے مرکب ممنوعات رسومات شرکیہ کے ہرتے ہیں۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ ص ۱۱۱ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے :-

قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور و المتخذین علیہا المساجد و السرج رواہ ابوداؤد و الترمذی و النسائی انتہی یعنی کہا لعنت فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو جو زیارت کریں قبروں کی اور ان لوگوں پر جو ٹھہرائیں قبروں کو مسجدیں اور روشن کریں قبروں پر چراغ۔ روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے انتہی اور مجالس الابراہیم سند فقہ حنفیہ ص ۱۱۱ اسعد رومی رحمہ اللہ جس کی تعریف و توصیف مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب فتاویٰ عزیزی جلد دوم میں فرما چکے ہیں۔ ۲۲۵ میں مرقوم ہے :-

وقد آل الامر بھو لاء الفضالین المنسلین الی ان شرعوا للقبور حجاد و وضعوا لہ مناسک حتی ضلت بعض غلہا تھم فی ذلک کتابا و سماہ مناسک حج المشاہد تشبیہا منہ للقبور بالبیت الحرام و لا یخفی ان هذا مفارقة لدین الاسلام و دخول فی دین عبادة الاوثان فانظر الی ما بین ما شرعہ النبی علیہ السلام فی القبور من المنی عما تقدم ذکرہ و بین ما شرعہ ہولاء و ما قصدہ من التباہن العظیم و لا ریب ان فی ذلک من الفساد ما یعجز الانسان حصرہ منہا تعظیمها الموقع فی الافتنان بہا و فیہا تفضیلها علی المساجد التي ہی حیر البقاع اوجہا الی اللہ فانہم اذا قصدوا القبور بقصد و نہماح التعظیم و الا حترام و الخضوع و الخشوع و رقت القلب و غیر ذلک مما لا یفعلونہ فی المساجد و لا یحیل لہم فیہا نظیرہ و لا مثلہ (باقی آئندہ)

یہاں تک کہ مولانا سید صاحب شہداء و بریلی۔ جدیدہ الرشید۔ بیت عا۔ دیوبند (حدیث)

تفہیم مضمون از صفحہ ۱۰

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں مسئلہ قرآن حدیث میں کہاں ہے دراصل یہ ان کی کوتاہ بینی کا تصور ہے نہ قرآن حدیث کا۔ اگر انسان ذرا بھر بھی غور سے کام لے تو کام مسائل غور یہ ہم کو قرآن حدیث سے ملے ہیں۔ غور کی مثال۔ حدیث شریف میں موجود ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کا ان عورتوں کو جو دانت باریک کرتی ہیں اور بال اکھاڑتی اور داغ لگاتی اور بال اپنے بالوں کے ساتھ ملاتی ہیں لعنت کرنا اور آپ کا فرمانا کہ میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں جس پر خود خدا تعالیٰ اپنی کتاب میں لعنت کرنا ہے تو ایک عورت نے کہا کہ میں نے تمام قرآن پڑھا ہے مگر میں نے ان پر کیوں لعنت قرآن میں نہیں پائی تو عبد اللہ نے فرمایا اگر تو غور کر کے پڑھتی تو ضرور لعنت پاتی۔ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔

اس آیت کو وہ عورت سن کر سکوت کرتی ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کا اس آیت کے عموم سے استدلال کرنا ہمارے لئے قرآن کریم کو غور سے پڑھنے کے لئے دلیل ہے اور اس بات کی حجت ہے کہ جو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیں اور جس سے منع فرمادیں وہ دراصل حکم الہی ہے۔ جیسے ارشاد ہے۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دینی امور میں سوائے میری وحی کے نہیں بولتا پھر اللہ تعالیٰ کے رسول کی پردی کرنا محض اللہ تعالیٰ کی پردی کرنا ہے۔ وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ بَرَّجَسَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِيانِ اس نے اللہ تعالیٰ کی پردی کی اور حضور نے خود ارشاد فرمایا ہے۔ فمن اتبع هداي فلا يضل ولا يشقى (مشکوٰۃ) جس شخص نے میری ہدایت یعنی طریقہ کی پردی کی وہ ہرگز گمراہ نہ ہوگا جس طرح عبد اللہ بن مسعود نے اس آیت سے استدلال کر کے مثل قرآن سے ثابت کیا تھا اسی طرح ہم بھی استدلال کر کے تصویر بنانا قرآن سے منع ثابت کرتے ہیں۔

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے فعليكم بسنتي ومیری سنت کو لازم پکڑو۔ سنت تو وہی ہے جو حضور کا ارشاد اور فعل ہو۔ اور ارشاد ہے۔ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُسْلِمِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصَلِّهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا الخ جو شخص حضور کی مخالفت کرے جبکہ اس کے لئے ہدایت ظاہر ہو چکی ہو اور صحابہ کرام کے طریقہ سے اور راہ نکالے اس کو ہم اس طرف پھرتے ہیں جس طرف وہ پھرتا ہے ہم اس کو جہنم میں ڈالیں گے وہ بری جگہ ہے۔

اس طرح پر اور ارشاد ہے۔ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُمِئِنَةٍ إِذَا قَضَىٰ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ۔ کسی مومن مرد اور عورت کو الائن نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول صلعم کسی کام کا حکم کرے تو وہ اس امر کی مخالفت کریں اور اپنی خواہشات کے پیچھے چلیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَأَتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھنا چاہتے ہو تو حضور کی پیروی کرو۔ اللہ تم کو دوست رکھے گا۔

علیٰ ہذا القیاس اس مضمون کے ساتھ قرآن بھرا پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے تمام امور کے فیصلہ کے لئے ایک قانون مقرر فرمایا ہے وہ یہ۔ إِذَا تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ۔ یعنی جب تم کسی امر میں اختلاف کرو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلعم کی طرف اس امر کو لوٹاؤ پھر جیسے ان کا حکم ہو اس کی اتباع کرو۔

سو امر متنازع یہ ہے کہ تصویر ذی روح چیز کی بنانا جائز ہے یا نہیں۔ ہم اس قانون کے ماتحت پہلے قرآن کریم کو دیکھتے ہیں اس میں ارشاد ہے۔

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ یعنی جو تم کو رسول صلعم دے وہ پکڑ لو اور جس سے منع فرمادے اس کو چھوڑ دو اور اس سے کنارہ کرو۔ اب حدیث شریف کو دیکھتے ہیں تو ارشاد

ہے۔ لَا تَدْخُلِ الْعِلَا نَكَةَ بَيْتَانِيذِ كَلْبٍ وَلَا تَصَادِرُ (مشکوٰۃ۔ بخاری) حضور فرماتے ہیں جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس گھر میں فرشتے رحمت کے داخل نہیں ہوتے۔ اور دوسری حدیث میں آتا ہے

استد الناس عذابا يوم القيامة يعضون نخلق الله۔ رب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو لوگ اللہ تعالیٰ کی پیدائش جیسے صورتیں بناتے ہیں اور ایک حدیث قدسی میں آتا ہے۔ ومن ظلمه ممن ذهب بخلق خلقي فليخلق ذرة۔ کون شخص اس سے زیادہ ظالم ہے جو میری پیدائش جیسی تصویر بناتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اسی طور پر بہت سی احادیث صحیح کتب صحاح میں اندراج ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور نے تصویر ذی روح چیز کی بنوانے سے منع فرمایا ہے تمام احادیث میں عام ارشاد ہے کہ جس طرح سے بھی بنائی جاوے اسی زد میں آئیگا۔ حضور صلعم نے تصویر ہی بنانا منع فرمایا۔ چاہے وہ تصویر جس طور پر بنوائی جائے چاہے لٹکے سے یا فوٹو گرافی سے یا اور کسی طریق سے پھر حال تصویر بنانا منع ہے باقی رہا یہ امر کہ کتا ماشی یا شکاری پھر کیوں گھر رکھ لیا جائے ہے اس کی تصریح اور اجازت خود حضور انور صلعم نے فرمادی جو ہمارے لئے حجت ہے اور قابل تسلیم امر ہے یہ عام کتوں سے ششٹی امر ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے قَاتِلُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ فَمَا زَكَرَ مَحْرَمَاتٍ ابدیہ کو مستثنیٰ کر دیا۔ اس طور پر حضور کا مستثنیٰ فرمانا ہمارے لئے حجت شرعیہ سے ہے جسے ہم بلا چون و چرا ماننے پر مجبور ہیں۔ یاد دوسری جگہ یُؤْتِيكُمُ اللَّهُ رِزْقًا أَوْ لَآءٍ كَثِيرًا الخ فرمایا پھر اس سے انبیاء علیہم السلام کو علیحدہ کیا گیا۔ کتا شکاری یا ماشی بھی اسی طرح علیحدہ ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ فلاں مولوی یا فلاسفر نے یہ کام کیا اور اسکے جواز کا فتویٰ دیا۔ سو ان کا قول یا فعل ہمارے لئے حجت نہیں یہ ان کا فرمانا غلط ہے۔ باقی جو قرآن کریم کی ایک دو آیات مولانا صاحب نے جواز کیلئے نقل کی ہیں وہ انکی تفسیر بالرائے ہے جو قابل دلیل نہیں حضور نے تفسیر بالرائے کر نیسے سخت منع فرمایا۔

متفرقات

معادین اہل حدیث | کو بار بار توجہ دلائی جا چکی ہے

کہ اخبار کی ترقی مسدود بلکہ معکوس ہو رہی ہے آپ حضرات اگر اس کی بقا چاہتے ہیں تو خریداری کو وسعت دیں۔ کم از کم ایک ایک نیا خریدار پیدا کر دینا ہر خریدار کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ اگر آپ ہی اس کی اشاعت کی طرف توجہ نہ فرمائیں گے تو اور کون کرے گا؟

دی پی بیجے گئے ہیں | مندرجہ خریداروں کو اہل حدیث

۳۰۔ اگست کا پرچہ دی پی بیجے گیا ہے اگر کسی صاحب کا دی پی غلطی سے واپس ہو جائے تو وہ مہربانی کر کے قیمت اخبار جلد ارسال کر دیں ورنہ اخبار بند کر دیا جائے۔
۱۵۱۲ - ۲۲۱۲ - ۲۲۵۲ - ۳۶۲۳ - ۶۰۴۰

۸۰۱۹ - ۸۰۶۵ - ۸۰۶۶ - ۸۰۶۷ - ۸۵۵۲

۸۵۹۲ - ۹۱۵۲ - ۹۲۰۳ - ۹۵۵۴ - ۹۶۲۴

۱۰۲۴ - ۱۰۳۵۵ - ۱۰۴۱۲ - ۱۰۴۱۳ - ۱۰۹۸۳

۱۰۹۹۱ - ۱۱۲۲۶ - ۱۱۲۵۲ - ۱۱۲۶۳ - ۱۱۲۶۵

۱۱۲۱۶ - ۱۱۲۶۸ - ۱۱۴۰۶ - ۱۱۶۰۸ - ۱۱۶۱۵

۱۱۶۱۶

مسجد شہید گنج کے تاریخی حالات | اس کتاب میں

مسجد شہید گنج، مزار حضرت شاہ کا کو اور ساتھ ہی مسجد اور مقبرہ حضرت شاہ چراغ کے مکمل اور مفصل تاریخی

حالات درج ہیں اور مسجد شہید کے متعلق ان تمام پہلوؤں پر جو ہندو اور سکھ اجسامات اس مسجد کے متعلق بیان

کر رہے ہیں پوری وضاحت سے بحث کی گئی ہے۔

مسجد شہید اور مسجد شاہ چراغ کی چارٹوں ٹون تصاویر بھی ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت اعلیٰ۔ حجم

۱۲x۱۸ کے ۵۲ صفحات۔ قیمت صرف ۴ روپی جلد

۱۰ جلد دو روپے۔ طے کا پتہ:۔ محمد عبدالجلیل قریشی۔

متصل دفتر رسالت قانون انارکلی پیسہ اخبار بازار لاہور
قرآن مجید برائے فروخت | مولوی حمید اللہ صاحب
میرپنٹی کا مترجم قرآن مجید مع احادیث التفسیر

نہایت عمدہ حالت میں موجود ہے۔ جس صاحب کو

ضرورت ہو طلب فرمادیں۔ قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و

کتابت ہوگا۔ (عبد السلام مدرس مدرسہ حاجی علیاں

مرحوم کو چہ فائدہ متصل گھنٹہ گھر دہلی)

ضرورت تراجم صحیح ستمہ | خاکسار کو مولانا

مولوی وجید الزمان مرحوم کے (تراجم صحیح ستمہ)

کی ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس ہوں اور

وہ فروخت کرنا چاہیں تو میرے ساتھ خط و کتابت کرے

احمد یار خان سیکرٹری انجمن اہل حدیث برائے روڈ

لاہور (پنجاب)

رفیق حج کی تلاش | میرا ارادہ اس سال انشاء اللہ

حج کو جانے کا ہے۔ اور رمضان شریف تمام مکہ شریف

میں گزارنا چاہتا ہوں۔ جو پہلا جہاز ماہ شعبان میں

جاوے گا۔ اس میں جانے کا ارادہ ہے۔ براہ مہربانی

اور صاحب بھی اگر اس سفر کو تیار ہوں تو مجھے مطلع

کریں تاکہ سفر میں آرام رہے۔ (خان صاحب

غلام جیلانی پنشنر تحصیلدار پشاور علاقہ آسیا محلہ غوانی خان

دعوت مہا بلہ | مولوی محمد شریف و مولوی محمد بشیر صاحبان

ساکنان کوٹلی لوہاراں مغربی چونکہ جماعت حق اہل حدیث

کے خلاف ہمیشہ عوام میں نفرت و عناد پھیلاتے رہتے

ہیں۔ اس لئے خاکسار نے ہر دو کو دعوت مہا بلہ دی

ہے۔ مضمون مہا بلہ بذریعہ رجسٹری ان کو بھیج چکا ہوں

جو وہ وصول بھی کر چکے ہیں۔ ناظرین دعا فرمائیں کہ

اللہ تعالیٰ اہل حق کی مدد کرے۔

(خاکسار عبد العزیز ناگی کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ)

یعنی فرقہ دار اختلاف کو ملکی معاملات میں دخل نہ ہو۔

جمہور مسلمان اس کے خلاف ہیں وہ چاہتے ہیں کہ انتخاب

فرقہ داری حیثیت پر مبنی ہو۔ اس رسالہ میں جداگانہ

انتخاب پر بحث کی ہے۔ کتابت طباعت اعلیٰ (مفت)

پتہ:۔ خان بہادر حاجی رحیم بخش صاحب ۲ فریڈ کوٹ

روڈ لاہور (پنجاب)

مسجد شہید گنج لاہور | مسجد مذکور کا واقعہ ایک تاریخی

واقعہ ہے۔ اس کتاب میں لاہوری مسلمانوں

کی کارگزاری وغیرہ درج ہے۔ (مفت ہے)۔ پتہ:۔

مخدوم مرید حسین سجادہ نشین بہاء الحق ملتان شہر

مولانا ایسا لکونی امرتسر میں | عزیز ذکا اللہ کے

فرار کی خبر سن کر مولانا موصوف اس ہفتہ امرتسر شریف

لائے۔ بعد اسکے طباعت تفسیر فاتحہ میں کئی روز مشغول

رہے۔ ان ایام میں تذکیر اور تدریس ترجمہ قرآن کا مشغل

رہا۔ جزا ہم اللہ۔

حاجی عبد الرحمن صاحب بنارس | جناب حاجی دہقان

اور کانفرنس اہل حدیث | عبد الرحمن صاحب

بنارس کے انتقال پر طلال سے بہت افسوس درج ہوا۔

آپ کے انتقال سے نہ محض جماعت اہل حدیث بنارس

کو نقصان پہنچا بلکہ تمام ہندوستان کی جماعت اہل حدیث

کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ خدا مرحوم کو اپنے جوار رحمت

میں جگہ عطا فرمائے۔ مرحوم اور مرحوم کے خاندان کی

سخاوت کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ مرحوم حاتم زمانہ تھے

اور آپ کا خاندان حاتم زمانہ کا خاندان تھا۔ اللہ لاسر

لا بیہ کے مطابق ضرور ہے کہ مرحوم کے در شاہ صاحب لوی

عبد اللہ صاحب، مولوی عبد المتین صاحب و عبد الحق

صاحب مرحوم کے بچے جانشین ہونگے۔ اس لئے میں

بذریعہ اخبار نذا مرحوم کے در شاہ سے دو گزارشیں کرنی

چاہتا ہوں۔ انگریزی اخباروں سے معلوم ہوا کہ مرحوم

نے انتقال سے قبل پچاس ہزار روپے بنارس کے مسلم

بانی سکول کو عطا فرمائے ہیں۔ یہ کام بہت ضروری اور

اچھا ہوا ہے۔ بجز اللہ اللہ۔ لیکن گزارش یہ ہے کہ بنگلہ

قاعدے کے مطابق مسلم سکول بنارس کو اس پچاس

ہزار کی رقم کے مل جانے کے بعد اتنی ہی رقم یو۔ پی کو منتقل

دیگی تو کل رقم ایک لاکھ ہوگی۔ (باقی صفحہ ۱۴ پر)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل (۲۸۲) قیمت ۴ روپے۔ پتہ:۔ محمد عبدالجلیل امرتسر

ملکی مطلع

لاہوری مسجد کے متعلق گورنمنٹ کا کیا تصور؟

مسجد شہید گنج کا واقعہ ہندوستان سے نکل کر تمام اسلامی دنیا میں پھیل چکا ہے۔ اسلامی دنیا بالاتفاق لاہور کے مسلمان لیڈروں کو اور حکومت پنجاب کو مورد عتاب بناتی ہے۔ حامیان حکومت حکومت کی طرف سے جواب دیتے ہیں کہ حکومت اس میں کیا کرتی جبکہ عدالت عالیہ کے فیصلے سے مسجد سکھوں کو مل چکی ہے۔ معترضین جواب الجواب میں کہتے ہیں کہ مسجد اگر سکھوں کی تھی تو سکھوں کی حسانت حکومت نے کیوں کی؟ مسلمانوں اور سکھوں کو باہمی فیصلہ کرنے دیتی۔ کیوں گوروں کی فوج کو درمیان میں حائل کر کے سکھوں کو مسجد گرانے میں آسانی پیدا کر دی۔ حامیان حکومت جواب دیتے ہیں کہ مسلمانوں اور سکھوں کو اگر چھوڑ دیا جاتا تو سخت کشت و خون ہوتا جس سے حکومت اپنے نسرخ (قیام امن) ادا کرنے میں قاصر رہتی، ہمارے نزدیک یہ جواب صحیح ہے۔ باوجود اس کے ہم حکومت کو ذمہ دار اور قصور دار جانتے ہیں جس کی دیں اور تفصیل قابل غور ہے عرصہ کئی سال کا ہوا ایک ڈی ضلع اجیر میں ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق احناف اور اہل حدیث میں تکرار ہو کر مقدمات تک نوبت پہنچی۔ احناف اہل حدیث کو حق نماز نہ دیتے تھے۔ عدالت عالیہ تک اہل حدیث جیت گئے۔ تاہم دہلی کی پولیس اور حکام نے اہل حدیث کو مسجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہ دی آخر اہل حدیث کا نغز کی طرف سے ایک دفعہ شملہ گیا جس کے تین ممبر تھے۔ حاجی عبدالغفار صاحب آف حاجی علی جان، حاجی بشیر الدین صاحب سوداگر، خاکسار ابوالوفاء۔ شملہ میں سر شفیق مرحوم کی وساطت سے مہاچوتانہ کے اعلیٰ افسر سے ملے۔ ہزار ٹینس نوٹ

نواب صاحب لوہارو نے بھی وفد کی تائید فرمائی۔ وفد نے اچھی طرح اپنا سارا حال سنایا۔ افسر نے کورنے بڑی توجہ سے سب کچھ سن کر ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور فرمایا کہ وہاں کے چیف کشر سے دریافت حال کروں گا کہ باوجود فیصلہ عدالت عالیہ کیوں اہل حدیث کو اجازت نہیں دی جاتی۔ صاحب موعوف کے دریافت کرنے پر وہاں کے اعلیٰ حاکم نے جواب دیا کہ فیصلہ عدالتی بے شک ایسا ہی ہے لیکن چونکہ فساد کا خطرہ ہے۔ اس لئے تا قیام امن اہل حدیث کو روک دیا گیا ہے اس واقعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ باوجود فیصلہ عدالت عالیہ کے حکومت عدلیہ کو اندیشہ فساد کی صورت میں طاقت رپا اور حاصل ہے کہ فیصلہ عدالت عالیہ کو طوطی کر دے اور یہ اختیار اس فیصلہ کو غلط نہیں قرار دیتا۔ بلکہ عارضی التوا ہوتا ہے جب تک حکومت کو قیام امن کا یقین نہ ہو۔

سوال یہ ہے کیا یہ اختیار حکومت راجپوتانہ ہی کو حاصل تھا۔ حکومت پنجاب کو نہیں۔ بیشک ہر صوبہ کے اعلیٰ افسر کو ہوتا ہے۔ پھر کیوں نہ حکومت پنجاب نے اس طاقت سے کام لیا۔ سکھوں کو حکم دیتی کہ باوجود فیصلہ عدالت کے مسجد کو بحال رکھو۔ کیونکہ فساد کا اندیشہ ہے۔ ہم ممبران کونسل اور اصحاب قانون کی تقریریں پڑھتے رہے۔ کسی صاحب نے حکومت کو اس طاقت کے استعمال کرنے کا مشورہ نہیں دیا۔ یا ہم نے نہیں پڑھا۔ بہر حال مشورہ دیا گیا یا نہ دیا گیا حکومت پنجاب نے اس خونخاک موقع کا اچھی طرح اندازہ نہیں کیا۔ یا کسی دوسری ناقابل ذکر حکمت عملی پر عمل کر کے اندیشہ فساد کو دل میں جگہ نہ دی۔ بہر حال جو کچھ بھی کیا تدبیر اور تدبیر کے خلاف کیا سے موز مملکت خویش خسران دانند

ابی سینیا جیش کی حکومت

چونکہ اہلی کی فطرت اور جنگی طیاری کی وجہ سے ابی سینیا کا بہت ذکر ہوتا ہے۔ اس لئے

ہم اپنے ناظرین تک ابی سینیا کا حال دیکھ سکیں (رسالہ سے) نقل کر کے پہنچاتے ہیں۔

کاروبار لوگ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے عموماً علم میں اور جو صاحب علم سمجھے جاتے ہیں وہ لال پری کے شیدا ہیں۔ عام قیاس سے ہر صاحب عقل اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ لوگ کس حد تک اس میں آسکتے ہیں جو خواندہ ہیں وہ سرکاری دفاتر میں کام کرتے ہیں اور باقی قریباً محکمہ بیج کے ملازم۔ کیونکہ وہاں یورپین کافی سے زیادہ تعداد میں ہیں اور ہر ایک کے گھر میں کم از کم ایک دو خادموں کا ہونا لازمی امر ہے۔ ہمارے ہندوستانی بھائی بھی کافی ہیں۔ اگرچہ پنجابی صرف دس ہندوہ کی تعداد میں ہونگے مگر بگراتی کافی ہیں۔ ان میں محمد علی اینڈ کوٹھاریا طور پر شہرت رکھتے ہیں۔ یہی ایک فرم ہے جو ابی سینیا کے چپے چپے میں اپنی جائداد سنبھالی رکھتی ہے۔ ان کے سینکڑوں ملازم ہیں۔ لاکھوں روپیہ کا بیڑا پار کرتے ہیں۔ شہنشاہ تفری خاص خاص موقعوں پر ان کے ہاں جلوہ افروز ہو کر عزت بخشتے ہیں۔ ملک کی تجارت ہندوستانیوں اور یورپیوں کے ہاتھ میں ہے اور چٹھی محسن ان کے گھریلو نوکر ہیں یا کوئی اکاؤنٹنٹ کا شامت کا مارا ان کے کارندے کی حیثیت میں کام کرتا ہے۔

اب یہ لوگ کچھ نہ کچھ ہنر سیکھ رہے ہیں۔ کھدی کا کام بھی کرتے ہیں۔ اور عموماً اپنے ددپتے بنتے ہیں۔ دوزی کے کام میں عام لوگ دلچسپی لے رہے ہیں اور عدیس بابا میں جا جا سنگر سیونگ مشین پاؤں سے چلانے والی نظر آنے لگی ہے۔ یہ مشین اقساط پر خرید کر کے گزارہ کرتے ہیں۔ یا کوئی مالدار چند ایک مشین خرید کر کچھ دوزی ملا لگا رکھ لیتا ہے۔ عدیس بابا میں ایک خاص جگہ ہے جہاں یہ لوگ مشین چلانے اور کپڑا سینتے ہیں۔ یہ جگہ بھی اچھی دلچسپ ہے کیونکہ مشینوں کی آواز ایک اچھی فیکٹری کی مشینوں کی آواز سے مشابہ ہوتی ہے۔

ترکمان اور لوہار بھی مل جاتے ہیں۔ کام کی کچھ نہ پوچھئے کہ آیا ہماری قسلی کے مطابق کر سکتے ہیں یا نہیں البتہ وہ جیشی عقل کو ضرور استعمال میں لارہے ہیں۔ اسلئے ہمارے دوستیاب ہو جاتے ہیں۔ بوں نوڈال ہر ایک

تسبیح - نیت ۱۲ - نیر - بھارت - امرتسر (۸۸۳) - خواجہ سلطان حسین علی کی مشہور - مدرس عالی

قسم کا آدمی مل جاتا ہے۔ کسی چیز کی بھی نہیں۔ لوہار اپنی بھٹی گرم کر کے کیل دیں ٹھونک لیتا ہے اور سب کی حسب نسا کام چلا کر کینیکل انجینئر من بیچتا ہے ترکان بھی کسی حبشی دروازہ کے کواڑ کو پھیل کر مچھوں پر ناؤ دے لیتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک اعلیٰ استاد ہے۔ یہی دوسرے پیشہ دروں کا حال ہے۔ البتہ کسی حبشی آدمی کو موچی کا کام کرتے نہیں دیکھا بلکہ غیر ملکی ارمنی اور یونانی ان کی یہ کمی پوری کر رہے ہیں اور خوب منافع لیتے ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ ان کی زندگی کا دار و مدار کس چیز پر ہے جبکہ تجارت اغیار کے ہاتھوں میں ہے اور نیز تجارت بھی تبھی قائم ہو سکتی ہے جب مختلف ملکوں کی اشیاء کا باہم تبادلہ ہو۔ ضروری ہے کہ یہ ملک بھی کچھ نہ کچھ برآمد کرتا ہو۔ چونکہ ملک میں بارش کافی سے زیادہ ہوتی ہے زمین نہایت ہی زرخیز ہے۔ اس لئے لوگ اپنے اپنے گھروں میں مٹی اور دیگر اشیاء مثلاً سرخ مرچ یا کوئی مہتر کار دی ہو دیتے ہیں۔ صرف ان کو اپنے ہاتھ سے ایک دفعہ زمین کے اوپر کی مٹی کو نیچے اور نیچے والی کو اوپر کرنا پڑتا ہے۔ پھر بیج بکھیر دیتے ہیں۔ پھر نہ پانی کی ضرورت اور نہ کسی دیگر امر کا خیال۔ وقت مقررہ پر امید سے زیادہ پھل مل جاتا ہے۔ اور یہ لوگ کچھ گداہ کے لئے حاصل کر لیتے ہیں۔

اندروں ملک میں ایک ایک آدمی کے پاس سینکڑوں کی تعداد میں صرف گائے بیل ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھیڑ بکریاں بھی ہوتی ہیں۔ مال مویشی کے لئے قدرت خود ہی کافی سے زیادہ خوراک کا بندوبست کر دیتی ہے۔ جاؤر خوب موٹے تازے دیکھنے میں آتے ہیں۔ یہ لوگ گھی بنا کر بڑے بڑے مقامات کی طرف بھیج دیتے ہیں۔ جس طرح ہمارے ہاں دیہات میں کمانے ہوئے چمڑے کی مشکوں میں پانی بھرا جاتا ہے۔ اسی طرح کی مشکوں میں یہ لوگ گھی کو بھر رکھتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ یہ چمڑا اچھی طرح کسایا ہوا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ گھی میں ایک خاص قسم کی بو آتی ہے۔ یورپین

لوگ تو عموماً چربی اور تیل وغیرہ کھانے میں استعمال کرتے ہیں مگر ہندوستانی اس گھی کو خوب گرم اور تقطیر کر کے استعمال میں لاتے ہیں۔ خاص کر آڈل قوم کا گھی ابی سینیا میں مشہور ہے۔ اس قوم کا ذکر آئندہ کسی صفحہ پر آئیگا چونکہ گائے بیل کا گوشت بہت ہی زیادہ کھایا جاتا ہے اور یہ جانور جن کو حلال کیا جاتا ہے اس قدر موٹے تازے ہوتے ہیں کہ ان کے چمڑے کی مانگ دیگر ممالک میں بہت ہوتی ہے۔ یورپین یہاں کا چمڑہ یورپ کی منڈیوں میں بھیجتے ہیں۔

غیر ممالک کے لوگ چونکہ کافی سے زیادہ سکونت پذیر ہیں۔ ان کی روزانہ ضروریات کی اشیاء بھی ملک میں درآمد ہوتی رہتی ہیں جس پر گورنمنٹ قیمت کے مساوی بلکہ زیادہ محصول لگاتی ہے۔ مثلاً جس چیز کی قیمت جوتی میں ایک روپیہ ہو وہ عدیس بابا میں دو بلکہ سوا دو روپیہ میں بکے گی۔

جو چیز سب سے زیادہ برآمد ہوتی ہے وہ یہاں کی کافی ہے۔ اب یہ چیز ملک کے ہر حصہ میں کاشت کی جاتی ہے۔ اول اول ابی سینیا کے صوبہ کافا کی پیداوار تھی اور اس نے اپنا نام بھی اپنی جائے پیدائش سے حاصل کیا۔ جتنی ملک ابی سینیا میں کاشت کی جاتی ہے۔ شاید ہی کسی اور ملک میں ہوتی ہو۔ یہ تمام دنیا میں مشہور ہو چکی اور تمام یورپ کو یہاں سے بھیجی جاتی ہے۔ ابی سینیا سے صرف چمڑا، کافی، اور قدرے گھی ہی برآمد ہوتے ہیں۔ باقی تمام اشیاء کی نمک سے لیکر سوئی تاگے تک اس ملک میں درآمد ہوتی ہے۔

پیداوار | چونکہ زمین نہایت ہی زرخیز ہے اس لئے ہر قسم کی پیداوار خواہ کھوڑی مقدار میں ہو یا زیادہ دیکھنے میں آتی ہے۔ ان اشیاء سے ملک کی آب و ہوا کا اندازہ بھی کیا جاسکتا ہے کیونکہ زمین کی زرخیزی کے علاوہ آب و ہوا کا اثر نباتات پر بہت ہوتا ہے زمین کی زرخیزی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بارش ہونے سے زمین جب گیلی یا نمدار ہو جاتی ہے تو پھلنا بالکل محال معلوم ہو جاتا ہے یعنی زمین

اس قدر لیسدار ہے کہ پاؤں اٹھانا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ اٹھانے سے پاؤں ایک ایک سیر بوجھل ہو جاتے ہیں۔ مگر افسوس لوگ اس قدر کاہل ہیں کہ قدرت کی سب نعمتوں سے خود کو محروم کئے جا رہے ہیں۔ اگر لوگ محنتی اور جفاکش ہوں تو دیگر ممالک سے زیادہ مالدار ہو سکتے ہیں۔ معدنیات بھی ہر قسم کی پائی جاتی ہیں مگر ان سے ابھی ملک حبش کے باشندے فائدہ اٹھانے سے قاصر ہیں۔ کیونکہ ان کا دائرہ علم جیسا کہ مذکور ہو چکا بہت تنگ ہے پھر دوسرے یہ کسی غیر قوم کے آدمی پر اعتبار نہیں کرتے کہ وہ ان کے لئے ایسے کام کرے۔

نباتات میں سے یہ اشیاء میرے اپنے دیکھنے میں آئی ہیں۔ گندم۔ جو۔ نخود۔ مکی۔ مزنگ۔ ماش۔ مرچ۔ توریا۔ تل۔ سبز ترکاری۔ قریباً ہر قسم نیشکر۔ روٹی اور پھل بھی مختلف اقسام کے جو یہاں ہوتے ہیں۔ جن میں کیلا اور ایک قسم کا مالٹا بافراطلے ہیں۔ زمین روٹی کے اس قدر قابل ہے کہ احاطہ بیٹی اور براد کی زمینوں کو مات کر رہی ہے بالکل کالی سیاہ۔ مگر ایک یورپین نے گورنمنٹ سے واحد اجارہ لے رکھا ہے۔ نہ ہی وہ خود کاشت کرتا ہے اور نہ ہی زیر شراٹا کوئی اور کاشت کرنے کا حق رکھتا ہے۔ اگر کوئی پوشیدہ طور پر کرے تو مجرم گردانا جاتا ہے۔ (المائدہ۔ لاہور)

انجمن تبلیغ الاسلام ہانپور | ۱۹۱۵ء سے تاحال تبلیغ و تدریس کا کام نبیائت جانفشانی سے کر رہی ہے۔ اس انجمن نے مرزائیت کے خلاف بڑے بڑے نو دس جلدی متفرق دیہات اور قصبات میں کئے اور آدھ بلیغین قادیانوں کے مختلف دلائل اور دعادی پر مکمل بحث کر کے عوام کو اس فتنے سے خبردار کیا۔ تمام دیہات اور قصبات لمحہ میں اس انجمن کا بہت فیض پہنچ رہا ہے اور لوگ بد رسوں اور بد عقائد سے بھی تائب ہو رہے ہیں اس لئے ایسے علاقہ میں اس انجمن کا قیام بہت ضروری ہے۔ چونکہ آج کل انجمن کی مالی حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔ سب اجناس خیر صدقات اور مال زکوٰۃ سے ضرور اسکی مدد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

خون کے آنسو۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت پر۔ (۸۸۳)۔ نمبر۔ نیت۔ ہر۔ انجمن تبلیغ الاسلام

انجمن تبلیغ الاسلام ہانپور | ۱۹۱۵ء سے تاحال تبلیغ و تدریس کا کام نبیائت جانفشانی سے کر رہی ہے۔ اس انجمن نے مرزائیت کے خلاف بڑے بڑے نو دس جلدی متفرق دیہات اور قصبات میں کئے اور آدھ بلیغین قادیانوں کے مختلف دلائل اور دعادی پر مکمل بحث کر کے عوام کو اس فتنے سے خبردار کیا۔ تمام دیہات اور قصبات لمحہ میں اس انجمن کا بہت فیض پہنچ رہا ہے اور لوگ بد رسوں اور بد عقائد سے بھی تائب ہو رہے ہیں اس لئے ایسے علاقہ میں اس انجمن کا قیام بہت ضروری ہے۔ چونکہ آج کل انجمن کی مالی حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔ سب اجناس خیر صدقات اور مال زکوٰۃ سے ضرور اسکی مدد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

ہمیشہ جانک آتا ہے اور بعض اوقات طبی امداد حاصل کرنے کا موقع نہیں دیتا لہذا

”امرت دہارا“

کی ایک شیشی ہمیشہ اپنے پاس جیب میں رکھئے۔ جو کہ مصیبت کے وقت آپ کی یا آپ کے لواحقین کی بہترین اور فوری امداد ثابت ہوگی!

امرت دہارا قریباً تمام وبائی امراض کے لئے بہترین حفظاً تقدم اور صحت بخش دوا ہے اس موسم میں معدہ کی عام امراض اور خائگی تکالیف کی ایک ہی دوا ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنے نقلوں سے بچو! کیونکہ سخت دویہ بندہ امراض میں دعوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھانے کی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دہارا ۲۳ لاہور

۲۱۱۱۱۱
میجر امرت دہارا اوشدالیہ امرت دہارا بھون امرت دہارا و امرت دہارا و انکارہ لاہور

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزاران خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ شہادت آتی رہتی ہیں۔ خون صلح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ و مہم کھانسی۔ ریزش بکزدی سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فرہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہوا ان کے لئے اکیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کر شہ سے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد و عورت اچھے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ تصیف المر کو حصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۰۰۔ آٹھ پاؤں سے۔ پاؤں بھرے مع حصول ڈاک۔ مالک غیر سے حصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادت

جناب ایم عبدالحق صاحب بنور پشتر آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگو کر اپنے ایک دوست کو استعمال کرنے کے لئے دی تھی۔ خدا کے فضل سے فائدہ ہوا۔ اب چھٹانک ارسال کریں۔ (۲۱ جولائی) جناب ایم ضمیر الدین احمد صاحب در بھنگہ۔ آپ کے ہاں سے کئی ایک بار مومیائی منگوائی بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو چھٹانک ارسال فرمادیں۔ (۱۲ اگست ۱۹۳۵)

جناب حافظ سید عبد الرزاق صاحب تولاپور۔ مومیائی کے استعمال سے مجھ کو فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک ارسال کریں۔ (۱۴ اگست ۱۹۳۵) مومیائی منگوانے کا پتہ:-

حکیم محمد سردار خان پروپرائیٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرت سر

سرمہ نور العین

(مصدقہ موقنا ابو الوفاء شہداء اللہ صاحب) کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ ینگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں بھندک پہنچاتا اور ینگ سے بے پردا کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ہے۔ میجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

میچائی گوہر طب۔ کم خرچ بالانشین نخرجات۔ قیمت ۱۰۰۔ پتہ:- میجر اہلحدیث امتر

اکیر باضمہ۔ اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے ہی بار پڑ چکے ہیں کہ اسکے کیا کیا فوائد ہیں۔ اس لئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی یہاں دوا ایک لفظ لکھ دیتے ہیں اسکے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں کو نجات ملتی ہے مثلاً ہضمی و نفع کا ہو جانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بد مزہ پانی جانا، کھانا ہضم نہ ہونا، طبیعت کا خوش نہ رہنا وغیرہ۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم۔ فی ڈبہ ۵۔ حصول ۵۔ اکیر موتی دانٹ۔ دانٹوں کی بیماریوں کو دور کر کے نہایت ہی سفید میل پیل سے صاف موتیوں کی طرح چمکیے کر دینا اسکا ایک معمول کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبہ ۸۔ حصول ۵۔ پتہ:- اکیر باضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرت سر

تمام دنیا میں بے مثل
سفری جمائل شریف
مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴۴ روپیہ
تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی
اردو کا ہدیہ سات روپے
ان دونوں بے نظیر کتابوں کی زیادہ
کیفیت اس اخبار میں ایک سال
چھپتی رہی ہے
عبد الغفور غفرہ نومی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

ہر خاص و عام کو اطلاع
پانچ سو روپیہ کا نقد انعام
طلانوی ایجاد رجسٹرڈ
ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج و کمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار
ثابت کرے اسکو پانچ سو روپیہ کا نقد انعام دیا جاوے گا
یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ
سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر
ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں
یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے
فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا
شفا یاب ہو چکے ہیں۔ اسکا استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت
نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد و طب
مندی باہمی روئے ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے
بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت
ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (رہے)
پتہ:- ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

فائدہ مند ہیمہ رجسٹرڈ ۱۹۵۷ء
آپ کا کل سرمایہ محفوظ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل
کیجئے آل اولاد عزیز دوست کو فائدہ پہنچائیے۔ دونوں جہاں
میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی
چمک مدھوپ کی تپش، پتھر کے کونڈے دھوئیں سے طرح
طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہو جاتے ہیں نئے نئے فیصدی
چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں ضعف بصارت روہے
(گردنوس) ڈھلک، نزلہ، ناخن، روتندی، سوزش وغیرہ
وغیرہ کی عام شکایتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام
امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈرا ایجاد ہوا جس کو
۲۵ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکیسویں لاثانی اور نہایت
مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں، جلیوں
دیدوں، رؤسا اور عہدہ داروں کی سندوں کے علاوہ
بہترین سند یہ ہے کہ نونہ مغت بلا صرف منگوا کر آزما
سکتے ہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً نہ منگوائیں۔ سینکڑوں
روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہوا اس سفوف سے
ہوگا۔ یقینی آنکھوں کا سیر ہے۔ آئی پوڈر لگانے والا
کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا۔ قیمت نی پکیٹ
صرف ۱۰ روپے۔ مینجر اودھ فارمیسی ہردوئی

شٹائی پاکٹ بک جلد

مصنف حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب
مدظلہ العالی امرتسر
اس میں تمام مذاہب (آریہ، عیسائی، یہانی،
مرزائی، شیعوں، پنجری، دہریہ، منکرین نبوت، سکھ،
بت پرست وغیرہ) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی
ہے۔ اور ہر ایک مذہب کی تردید میں بھی دو دو تین تین
دلائل دیئے گئے ہیں۔ غرضیکہ ایک قابل دید چیز ہے
پاکٹ سائز ہے۔ قیمت صرف ۶ روپے علاوہ محصول
(منگوانے کا پتہ)
دفتر الہدیت امرتسر

تفسیر القرآن بکلام الرحمن
شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی
ہے تفسیر مذکورہ جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے۔
بہت پسند فرمائی ہے مفسرین کا متفقہ اصول القرآن
یفسر بعضہ بعضاً کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ
تفسیر دیکھئے ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت
سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ قیمت ۱۲ روپے
تفسیر شتائی
پتہ:- ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ
ہے کہ قرآنی معنوں میں معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں
ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی
میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی
خالصین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں
طبع ہو کر بعض مکرر سہ کر رہی چھپی ہیں۔
جلد اول۔ سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ۔
جلد ثانی۔ سورہ آل عمران و نساء
جلد ثالث۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔
جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل
جلد خامس۔ از بنی اسرائیل تا سورہ شورا
جلد ششم۔ از شورا تا صفات۔
جلد ہفتم۔ از صفات تا سورہ نجم۔
جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا سورہ الناس۔
نوٹ:- قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے اور پورا
ایک وقت خریدنے والے سے عطا روپے کے بجائے گئے۔
تفسیر بیان القرآن علی علم الیمن زبان
عربی
میں ہے۔ شروع میں مقدمہ درج ہے جس میں علم معانی، علم
بیان وغیرہ کی اصطلاحات درج کی گئی ہیں اور تفسیر میں
ہی جہاں کہیں ان اصطلاحات کا ذکر ہے انکے قریب دیکھیں
ہیں تاکہ قاری ورق الٹ کر فوراً دیکھ سکے۔ ہر دست
سورہ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر شتائی کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲ روپے
پتہ:- دفتر الہدیت امرتسر

سفر حج کو جانے سے پہلے

کتاب ذیل کا مطالعہ ضروری ہے

اس کتاب کے شروع میں مسائل حج مفصل طور پر دیئے گئے ہیں۔ اس کے بعد نفسا حج کا باب ہے۔ جس میں سفر حج کی ہدایات وغیرہ ہیں۔ روانگی، داخلہ مکہ، داخلہ حرم، طواف وغیرہ اور ان مراسم میں دعائیں وغیرہ سب کا استقصاء ہے۔ پانچ نقشے بھی ہیں جو بہت ہی مفید ہیں ہر حاجی کو حج کا قصد کرتا ہے اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا از بس ضروری ہے۔ ان کی ہدایتوں پر عمل کرنے سے اس کے سفر طویل کی بہت سی تکالیف مٹا کر ہر جائیں گی اور وہ اس دور دراز سفر پر اس طرح جائیگا گویا تمام راستوں اور حالات کو جانتا ہے۔ مصنف مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری۔ قیمت ۵/-

مصنف حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسری۔ جو عربی عربی بول چال { زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے اور عربی میں خط و کتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے۔ مع منسلک فرہنگ دو ہزار سے زائد الفاظ جدیدہ جو آج کل مصر و شام میں مستعمل ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲/- حصہ دوم ۱۲/-

تاریخ الحرمین الشریفین { دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں لیکن جس ترتیب و جامعیت کے ساتھ تمام تاریخی، تمدنی، سیاسی، اور مذہبی حالات و مقامات کا استفسار کیا گیا ہے۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے حالات جس خوبی سے اس میں لکھے گئے ہیں وہ آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہیں ملیں گے۔ کتاب ہذا میں تمام راستوں اور حرم ہائے محترم کے خاکے مشہور مناظر کے فوٹو اور عرب شریف کا رنگین نقشہ بھی دیا گیا ہے۔ قیمت ۶/-

مؤلف علامہ سید محمد رشید رضا حصری ایڈیٹر المنار۔ ترجمہ بخروج حجاز { مولانا عبدالرحیم صاحب پشاوری۔ نجد کی تاریخ، نجدی قوم کے عادات و خصائل ان کی مذہبی حیثیت و حالت، سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمن کے سوانح، شریف حسین کی غداری، اس کی اور اس کے پھپھوؤں کی کفر و دستی آویزش بخروج حجاز کے حقیقی اسباب اور دوسرے متعلقہ مسائل کو نہایت خوبی و جامعیت اور حسن ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۶/-

مصنف قاضی محمد سلیمان صاحب پشاوری مرحوم۔ جس میں سفر نامہ حجاز { حرمین پاک کی ہر چیز اور ہر مقام کی صحیح تاریخ مناسک حج کا دلچسپ بیان، فریفتہ معانی کے عقلی دلائل، معلومات صحیحہ کا ذخیرہ، مقام

عرب کے حالات مع نقشہ جات درج ہیں۔ قیمت ۶/-

یاد حبیب کو تازہ رکھنے والی کتب شامل ترمذی مترجم اردو { یہ کتاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق حسنہ کا بہترین مجموعہ ہے۔ حدیث کی عربی عبارات علی با اعراب لکھی گئی ہیں۔ ترجمہ بین السطور ہے۔ ترجمہ سلیس اردو میں ہے۔ یہ کتاب آپ کی صورت، سیرت، پہنچوت، بالوں کی سفیدی، سیاہی، خضاب، کنگھی، سرس، موزے، بغلیں، انگشتری، تلوار، زرہ، خود، عمامہ، کلاہ، تہبند، طرز معاش، رفتار، گفتار، نشست، برخاست، عصا وغیرہ پر سہارا لینا، کھانا، پینا، خوشبو لگانا، پیننا، خواش طبعی، حسن سلوک، قصص و حکایات، سونا اور چاکننا، نماز، تہجد، سنت و داخل، روزہ، تلاوت قرآن، تواضع، جیبا، عینج، روٹی، سالن، پانی، برتن، میوہ، سونے اور کھانے کے بعد دعائیں پڑھنا، ہاتھ منہ دھونا، دفات، ترکہ وغیرہ وغیرہ مضامین پر مشتمل ہے۔ قیمت ۱۲/-

پیارے نبی کے پیارے اخلاق { رسول اکرم کے بے نظیر

اخلاق و محاسن کا بیان، تفصیل وار لکھا گیا ہے۔ حضور کے حسن خلق، خلق خدا سے بہرہ بردی، عمل و انصاف، صداقت و امانت، ایقانے عہد، صبر و استقلال (۸۸۷) عفو و رحمت، دشمنوں سے حسن سلوک اور لطف و کرم، جنگ کے قیدیوں سے نیک برتاؤ، آپ کے بلند پایہ اخلاق سے متاثر ہو کر مخالفین کا آخر کار خود بخود اسلام میں داخل ہو جانا۔ غیر مسلموں سے رواداری اور حسن سلوک، شفقت و نرمی، تواضع و انکسار، زہد و قناعت اور سخاوت و بہادری کے چیدہ چیدہ واقعات لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۶/-

رحمۃ للعالمین { نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر یہ کتاب

مستند اور صحیح روایات سے قاضی محمد سلیمان صاحب سلطان مرحوم پشاور نے مرتب و تدوین کی ہے۔ اس کے متعلق محدثین، مورخین، علماء، وغیرہ کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر کتاب سیرت نبوی پر کسی زبان میں نہیں ہوئی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڑھ اور جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ بہت اچھے ہیں۔ جلد اول ۶/- جلد دوم ۶/- سوم ۶/-

سیرت ابن ہشام { میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد

عبد الملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ اردو خوان اصحاب کی نیابت طبع کے لئے با ماورہ سلیس اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ حضور مسلم کے

شجرہ نسب سے شروع کر کے تادمال حق تمام کی مدنی غزوات کو مفصل طور پر قلم بند کیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے۔ ضخامت ۵۱۲ صفحات۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۵ روپے

خاتم الانبیاء { آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر جامع سوانح عمری۔ سیرت کی نہایت مستند کتب زاد المعاد، ابن ہشام، حلویہ، سرور المحدثون، دوس السیرہ وغیرہ سے سلیس اردو میں جمع کی گئی ہے۔ ان مشہور ادہام کا بھی جواب دیا گیا ہے۔ جو مخالفین اپنی کور بالٹی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰ روپے

نشر الطیب فی ذکر النبی الجلیل { مولانا اشرف علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پیدائش سے لیکر تا وفات کل واقعات و جملہ سیر و معجزات خصوصاً واقعہ معراج حضرت مولانا نے نہایت ہی عالمانہ و محققانہ انداز سے تلیپہ کیا ہے۔ کتابت، طباعت اعلیٰ ضخامت ۲۸۰ صفحات۔ قیمت ۵ روپے

ہمارے رسول { آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آسان اور مفید ہے۔ کتابت طباعت دیدہ زیب۔ قیمت ۵ روپے

مہربانیت { بچوں کے لئے سیرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۳ روپے

حیات منونہ { مسلمان کا اعلیٰ معراج کمال یہ ہے کہ اس کی زندگی مطہر ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ نے تصنیف فرمائی ہے جو اس لائق ہے کہ محیر اصحاب اور انجمن بائے اہل حدیث اس کتاب کو عام لوگوں میں تقسیم کرانیں۔ قیمت فی نسخہ ۲ روپے

خصائل النبی { ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پر نور کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان۔ بچوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۱ روپے

پیر دی صحابیات

مسلمان مردوں اور عورتوں، سب کے لئے دین کے کاموں میں صحابہ کرام سب سے اچھا نمونہ ہیں۔ مردوں کو صحابہ کا نمونہ اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے البتہ عورتوں کو اس کی کئی تھی۔ مولوی عبدلکریم خیر ذہیری نے اس کتاب میں صحابیات (صحابہ کرام کی بیویوں) کے حالات پنجابی زبان میں نظم

المرقاۃ فی احکام الصلوٰۃ

مصنف مولوی عبدالجبار صاحب ابن مولوی محمد جمال صاحب جس میں نماز کے اقام، شرائط، نواقص اور دیگر ضروری مسائل نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ کتابت، طباعت، وغیرہ عمدہ۔ ضخامت ۹۲ صفحات۔ سائز ۲۰x۲۶ قیمت ۲ روپے

نماز کمال { ترجمہ ابو سعید عبد العزیز مدرس مدرسہ دارالحدیث اودیانہ۔ جس میں کتابت، طباعت، وغیرہ عمدہ۔ قیمت ۱ روپے

موصول ڈاک پتہ امرتسر (منگوانے کا پتہ) دفتر المحدث امرتسر

پیائے نبی کے پیائے حالات

مولانا فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو ایک طرح پر قرآن مجید کی تفسیر اور تمام آسمانی کتابوں کا لب لباب ہے۔ گزشتہ آسمانی کتابوں میں جس قدر مشکوٰت یا اسلام اور رسول خدا کی نسبت موجود ہیں ان میں سے بکثرت اس کتاب میں درج کی گئی ہیں۔ جس سے مومن کا ایمان قدامت اور رسول برائے مستحکم ہو جاتا ہے کہ پھر ہر بھڑکی کے پھلنے سے متزلزل نہیں ہو سکتا کتاب بنا کی پہلی جلد میں آنحضرت سے پہلے انبیاء کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے اور تیسری جلد میں علاوہ حالات نبوی کے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق وغیرہ کی تفاسیر بہت عمدہ پیرائے میں بیان کی گئی ہے سائز ۲۰x۲۶ ضخامت جلد اول ۳۲۵ صفحات۔ قیمت ۱۳ روپے جلد دوم ۳۲۰ صفحات قیمت ۱۳ روپے جلد سوم ۳۰۴ صفحات۔ قیمت ہر جلد ۱۳ روپے چار آنے (پہلے) نوٹ۔ پہلے اس کتاب کی قیمت فی جلد ۱۳ روپے تھی۔ گراہ فی حصہ ۱۳ روپے ہے۔

فتنہ خلق قرآن

کے ہیں۔ پنجابی جاننے والی عورتوں کے لئے یہ کتاب بہت مفید ہے۔ قیمت ۸ روپے

دفتر المحدث امرتسر